REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS:.
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ٭ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P. 67.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ــ ۲۱

ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:۔ خورشید احمد انور

شمارہ ــ ۲۰

شرح چندہ

سالانہ ۱۰ روپے

ششماہی ۵ روپے

ممالکِ غیر ۲۰ روپے

فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۴ ربیع الآخر ۱۳۹۲ھ ۱۸ ہجرت ۱۳۵۱ہش ۱۸ مئی ۱۹۷۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۶ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لنڈن سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی و درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کیلئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنا فضل شاملِ حال رکھے آمین۔

قادیان ۱۷ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال بہار واڑیسہ کی جماعتوں کے دورہ کے سلسلہ میں پہلے بہار کی بعض جماعتوں کا دورہ فرماتے ہوئے ۱۱ مئی کی صبح بخیر وعافیت بھاگلپور پہنچے جہاں برہ پورہ و بھاگلپور کے دوست اور خواتین استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں سب کا حافظ وناصر ہو آمین۔

★ ـــــ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام قادیان میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ چند روز سے قادیان اور اس کے مضافات میں شدت کی گرمی پڑ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مضر پہلو سے سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے آمین ٭

کاسرگوڈ کیرلہ میں احمدیہ انٹرنیشنل نمائش کی بے نظیر کامیابی

علاماتِ مہدی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سرگرمیوں کی ایک انمول جھلک

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس نزیل موگرال (کیرلہ)

جماعتِ احمدیہ کیرلہ کی طرف سے ہر سال منعقد ہونے والی صوبائی کانفرنس کے ساتھ پچھلے تین چار سال سے باقاعدہ EXHIBITION AHMADIYYA INTERNATIONAL کے نام سے تبلیغی نمائش کا بھی انتظام ہوتا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر سال پچھلے سال کی نسبت یہ نمائش ترقی کرتی رہی اور عوام وخواص اور تعلیم یافتہ طبقوں میں بہت مقبولیت اور عظیم الشان کامیابی حاصل کرتی رہی۔ امسال کاسرگوڈ میں منعقدہ نمائش ہم سب کے تصور سے کہیں بڑھ کر اتنی کامیاب ہوئی کہ ہر احمدی کا دل جذباتِ تشکر سے لبریز ہو رہا تھا۔

کاسرگوڈ KASRAGODE علاقہ صوبہ کیرلہ کے بالکل شمالی کنارے پر واقع ہے۔ یہاں ایک فرد بھی احمدی نہیں ہے۔ کاسرگوڈ سے پانچ میل شمال کی طرف موگرال واقع ہے۔ جہاں بفضلہ تعالیٰ ایک مخلص جماعت ہے۔ گو وقتاً فوقتاً موگرال کی جماعت کے مخلصین کاسرگوڈ جاکر لٹریچر وغیرہ تقسیم کرتے رہتے۔ تاہم منظم رنگ میں کوئی تبلیغی سرگرمی عمل میں نہیں لائی گئی تھی۔ شاید اسی لئے یہ علاقہ احمدیت کے بارے میں سخت متعصب تصور کیا جاتا ہے۔

موگرال میں منعقد ہونے والی سالانہ کانفرنس کے ساتھ کاسرگوڈ میں تبلیغی نمائش قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کام کے لئے ایک مخلص اور احمدیت کے فدائی نوجوان مکرم اے۔ کیو۔ مسلم صاحب کی سرکردگی میں جماعتِ احمدیہ کالیکٹ۔ منارگھاٹ اور موگرال سے چند متعدد اور تعلیم یافتہ نوجوان تشریف لائے اور یہاں کے Tour Bank Auditorium کی دوسری اور تیسری منزل پر اس نمائش کو ترتیب دینے لگے۔

افتتاحی تقریب

مورخہ ۱۱ شہادت کا دن اس نمائش کے افتتاح کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اس افتتاحی تقریب کے بارے میں مالابار کے سرکردہ اخباروں میں خبریں شائع ہوئیں، اس کے علاوہ شہر اور مضافات میں ہزاروں کی تعداد میں اشتہار تقسیم کئے گئے۔

شام کو ۵½ بجے مکرم مولوی محمد ابو الوفار صاحب مبلغ انچارج کیرلہ کی زیرِ صدارت خاکسار کی تلاوتِ قرآن مجید کے ساتھ اس تقریب کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے مکرم اے۔ کیو۔ مسلم صاحب نے مختصر الفاظ میں اس نمائش کا تعارف کرایا اور اس نمائش کے انعقاد میں شہریوں، میونسپل کمیٹی اور دیگر عہدیداران کی طرف سے ملنے والے بھرپور تعاون کا شکریہ ادا کیا۔

صدارتی تقریر کرتے ہوئے مکرم موصوف صاحب نے تحریکِ احمدیت کی تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ یہ تحریک مذہب اور روحانیت کے قیام کے ذریعہ دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ آپ نے جہاد کی حقیقت بیان کرتے ہوئے اسلام کے متعلق پھیلائی گئی بعض غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔

آپ نے بتایا کہ جماعتِ احمدیہ تبلیغِ اسلام کا کوئی دقیقہ بھی فروگزاشت نہیں کرتی۔ جب اس نے دیکھا کہ اس زمانہ میں نمائش (Exhibition) بھی تبلیغ کا ایک بہترین ذریعہ ہے تو وہ ہر سال مختلف مقامات پر تبلیغی نمائش منعقد کرکے عظیم الشان کامیابیاں حاصل کرتی آ رہی ہے۔

اس نمائش کے افتتاح کے لئے مقامی میونسپل کونسل کے صدر شری رامنا رے کو مدعو کیا گیا تھا۔ افتتاح سے قبل ہی انہوں نے نمائش کا معائنہ کیا جس سے وہ بے حد متأثر ہوئے۔

صدارتی تقریر کے بعد نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انسان کی اصلاح وہدایت اور اس کی بھلائی کے لئے ہی مختلف مذاہب قائم کئے گئے تھے۔

مجھے یہ دیکھ کر مسرت ہوتی ہے کہ جماعتِ احمدیہ مسلمانوں کا ایک ترقی یافتہ طبقہ ہے۔ اور زمانہ کے تقاضوں کو پورا کرنے کا دعویٰ کرتا ہے۔

دورانِ تقریر چیئرمین موصوف نے کہا کہ میں نے نمائش کے بعض حصہ کو دیکھا ہے جس نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔ یہ نمائش ہمارے علم اور معلوماتِ عامہ بڑھانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اور اس نمائش سے ہمیں نئے نئے علوم اور انکشافات کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے میں مسلمانوں۔ ہندوؤں، عیسائیوں اور دیگر اقوام سے درخواست کرتا ہوں کہ جماعتِ احمدیہ اس نمائش کے ذریعہ جن ہم کی باتیں اور خیالات آپ کے سامنے پیش کرتی ہے انہیں بہت سنجیدگی سے اور خالی الذہن ہو کر دیکھیں۔

اس تقریر کے بعد آپ نے باقاعدہ اس نمائش کا افتتاح فرمایا۔

اس تقریب میں مختلف مذاہب وملل کے ساتھ تعلق رکھنے والے سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ اور کافی دلچسپی سے تقاریر سنیں۔ افتتاح کے معاً بعد تمام سامعین کے ریلے کے ریلے نمائش ہال میں داخل ہوئے اُس وسیع ہال میں اتنی بھیڑ نظر آ رہی تھی کہ اس میں سے گزرنا مشکل تھا۔ تمام لوگ کافی دلچسپی سے اس نمائش کو دیکھتے رہے اور اس جدید نمائش کی نرالی ترتیب دیکھ کر انگشت بدنداں ہوتے رہے۔ لوگوں کا یہ ہجوم رات کے ۱۰½ بجے تک رہا۔ نمائش تین دن تک لگی رہی۔ اور لوگوں کے جذبۂ شوق کا یہی حال رہا۔ (باقی صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر وپبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۸ ہجرت ۱۳۵۱ ہش

"امام مہدی" کا بروقت ظہور اور علماء کا انتظارِ بے سود

حضرت نعمت اللہ ولیؒ کے قصیدے پر بحث کے ضمن میں روزنامہ "الجمعیۃ" دہلی کے ایک ایڈیٹوریل نوٹ کا ذکر ان کالموں میں تفصیلاً ہو چکا ہے۔ اسی کے ایک حصہ پر "صدقِ جدید" لکھنؤ کا ایک عجیب و غریب شذرہ بعنوان "امام مہدی کا انتظار" ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں:-

"فارقلیط صاحب کے قلم سے الجمعیۃ کے کالموں میں:-

'۱۹۲۶ء میں سندھ کی ایک ریاست میں وہاں کے پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقع ملا کسی اسلامی کام کے لئے ایک تحریر پر اُن سے دستخط لینے تھے۔ شیخ عبد المجید سندھی کا ایک خط بھی پیر صاحب کو دیا۔ انہوں نے اپنی پوری جلالی شان کے ساتھ کہا کہ کچھ نہیں ہوگا خاموش بیٹھو۔ جب امام مہدی تشریف لائیں گے تو سارے کام خود بخود ہو جائینگے' ۱۹۲۶ء سے انتظار کرتے کرتے ۱۹۷۲ء بھی آگیا۔ مولانا فارقلیط بھی جوان سے بوڑھے ہو گئے۔ اور وہ پیر صاحب بھی عجب نہیں کہ دُنیا سے رخصت ہو گئے ہوں۔ لیکن امام مہدی آج تک نہ آنا تھے نہ آئے۔ بڑا انتظار کرایا۔ یہودی حقیر ترین، مغضوب قوم بڑھتے بڑھتے ایک سلطنت کی مالک ہو گئی۔ کئی کئی مسلمان ملکوں کی متحدہ فوج کو شکست ہو گئی۔ پاکستان بن کر بگڑ گیا۔ اور امام مہدی کی آمد کی اب تک کوئی خبر نہیں ـــــ مسلمان غریب آخر کب تک شاہ نعمت اللہ ولی کے قصیدوں کا ورد کرتے رہیں اور کب تک امام مہدی کے ظہور کی صبح تک جیا کریں۔ بے عملی اور خوش اعتقادی کی آخر کوئی حد بھی ہے"۔

(صدقِ جدید ۷ مارچ ۷۲ء صفحہ ۲ کالم ۱)

کیسا مایوس کن اور خلافِ حقیقت ہے یہ نوٹ۔ یقین نہیں آتا کہ یہ مولانا دریا بادی صاحب کا ہی لکھا ہوا شذرہ ہو۔ اسلام جو اپنے ماننے والوں کے دل میں ہمیشہ ہی رجاء اور امید کی شمع روشن رکھنے کا حامی ہے جس نے "لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ" کا امید افزاء نعرہ لگایا اور واضح کیا کہ "لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ" اس کی طرف منسوب ہونے والے علماء نہ صرف خود یاس و قنوط کا شکار ہو رہے ہیں بلکہ اپنے زیر اثر دیگر مسلمانوں میں بھی اسی قسم کے جراثیم داخل کر رہے ہیں۔

بھلے لوگو! اگر آپ کو اسلام اور مسلمانوں سے محبت ہے اور آپ سچی خیر خواہی اور حقیقی ہمدردی رکھتے ہو تو خدارا اُن کو یاس و قنوط کے گہرے گڑھے میں تو نہ دھکیلو۔ کسی قوم پر پڑنے والی بڑی سے بڑی افتاد ایسی خطرناک نہیں ہوتی جیسی یاس و قنوط کی حالت، پھر کس قدر قابلِ افسوس ہے، حضراتِ علماء کی یہ روش، جو مسلم قوم کو کچھ سہارا دینے کی بجائے ایک خوفناک گڑھے میں دھکیل رہی ہے۔

اسلام میں امام مہدی کا ظہور اور مسیح موعود کا نزول حتمی امر ہے۔ اس مبارک وجود سے اسلام کی سربلندی اور نشأۃِ ثانیہ مقدر ہے۔ مگر فرماتے ہیں "امام مہدی آج تک نہ آنا تھے نہ آئے"۔ کتنی بڑی غلطی ہے اور اسلام کے روشن مستقبل سے مسلمانوں کو غافل کرنے اور حق کی جستجو سے باز رکھنے کی غیر پسندیدہ کوشش! صاحب! اگر یہی بات ہے تو قرآن کریم کے حتمی اشارے اور احادیثِ نبویہ کی ناقابلِ تردید یقین دہانیاں کیا ہوئیں۔ جو امام مہدی اور مسیح موعود کے ظہور و نزول کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ بیک جنبشِ قلم یہ سب وعدے گاؤخورد کیوں ہو گئے!!

ایک وقت علماء کے افراط کی یہ حالت تھی کہ برخلاف بیانِ قرآن مجید حضرت مسیح ناصریؑ کو آسمان پر زندہ بٹھائے رکھنے پر مُصر تھے۔ اور بڑی شد و مد سے اُن کے آخری زمانے میں نزول فرما ہونے کے معتقد۔ حتیٰ کہ جو کوئی اس سے مختلف رائے کا اظہار کرتا اُسے دائرہ اسلام سے خارج بتاتے اور امام مہدی کے ظہور کے ساتھ اسلام کو تقویت ملنے کی امیدیں لگائے بیٹھے رہے۔ مگر اب تفریط کا یہ عالم ہے کہ صاف کہنے لگے ہیں کہ "امام مہدی آج تک نہ آنا تھے نہ آئے" چلو قصہ ہی ختم ہوا۔ اب بخیالِ ان لوگوں کے اسلام کے لئے نعوذ باللہ تاریکی ہی تاریکی ہے۔ یہ جو امام مہدی اور مسیح موعود کے ذریعہ اسلام کی سربلندی اور اس کے عروج کے خواب دیکھے جا رہے تھے کسی وقت بھی شرمندہ تعبیر نہ ہوں گے۔ کیونکہ جس وجود کے ساتھ اسلام کا روشن مستقبل وابستہ بتایا گیا تھا جب وہی وہم بن کر رہ گیا تو اسلام کے مستقبل کی روشنی بجھ کر تاریکی ہو گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون (العیاذ باللہ) ہرگز نہیں، ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اسلام کا مستقبل نہایت درجہ تابناک اور درخشندہ ہے۔

امام مہدی نے ضرور آنا تھا اور وقت پر آچکے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ حضرات علماء ان کی شناخت سے محروم رہے۔ بیمار آنکھ اگر چمکتے سُورج کو دیکھ نہ سکے تو اس سے سورج کا وجود خطرے میں نہیں پڑ جایا کرتا۔ آج نہیں تو کل آنکھ کی بیماری دُور ہوگی تو چمکتا سورج اسے خود بخود نظر آنے لگے گا۔

آج کے علماء کی حالت اُن اہلِ کتاب سے بہت کچھ ملتی ہے جن کی نسبت قرآن کریم نے فرمایا کہ

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ (البقرہ: آیت ۹۰)

کہ قرآنِ کریم کے نزول اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل یہ لوگ آنے والے موعود کے ذریعہ اپنے مخالفوں پر فتح پانے کی دُعائیں مانگا کرتے تھے۔ مگر جب وہ آگیا تو نہ صرف یہ کہ اس کی شناخت سے محروم رہے بلکہ صاف طور پر اس کے منکر ہو بیٹھے۔

پس جس طرح اہلِ کتاب کا کردار نادرست تھا اسی طرح آج کے علماء کا یہ نظریہ کہ "امام مہدی آج تک نہ آنا تھے نہ آئے" کسی صورت میں صحیح اور درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ اگر اس کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو سب سے پہلے آپ کو قرآن کریم سے وہ تمام آیات کھرچ دینا ہوں گی جن میں آئندہ زمانہ میں اسلام کے عالمگیر غلبہ اور اس کی برتری کی واضح خبریں دی گئی ہیں۔ بالخصوص آیتِ کریمہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کی نسبت اکثر مفسّرین کرام نے جو یہ لکھا ہے کہ "ذٰلِكَ عِنْدَ نُزُوْلِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ" تو یہ سب باتیں بھی خام خیالی سے زیادہ نہ ہوئیں۔ جملہ بزرگانِ سلف جو امام مہدی کے ذریعہ اسلام کے روشن مستقبل کی امیدیں دلاتے آرہے تھے سب غلطی پر تھے۔ اُن کی یہ غلطی ہمارے زمانے کے علماء پر اس وقت منکشف ہوئی جب امام مہدی کے ظہور کا زمانہ آگیا۔ اور کیا بلحاظ زمانہ کے فساد و بگاڑ کے اور کیا بلحاظ مسلمانوں کی خستہ حالی اور دیگر ادیان کے دینِ اسلام پر حملہ آور ہو جانے کے اسلام کو ان تمام حملوں سے بچاتے اور مسلمانوں کے دلوں کو از سرِ نو نورِ ایمان سے منور کرنے کے لئے خدا رسیدہ وجود کی حتمی ضرورت تھی۔ پھر بھی علماء اگر اس بات پر اصرار کرتے چلے جائیں کہ "امام مہدی نہ آنا تھے نہ آئے" تو ان کے جدید انکشاف کی صحت ظاہر و باہر ہے۔ زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں۔

تعجب ہے کہ ایک طرف تو مدیرِ صدق مسلمانوں کی خوش اعتقادی کو موردِ الزام ٹھہراتے ہیں۔ مگر دوسری طرف خود ہی امام مہدی کی نسبت عجیب و غریب قسم کی توقعات وابستہ کرنے میں عامۃ المسلمین سے کم بھی نہیں۔ چنانچہ محولہ بالا شذرہ کی عبارت "بڑا انتظار کرایا۔ یہودی حقیر ترین مغضوب قوم بڑھتے بڑھتے ایک سلطنت کی مالک ہو گئی۔ کئی کئی مسلمان ملکوں کی متحدہ فوج کو شکست ہو گئی۔ پاکستان بن کر بگڑ گیا۔ اور امام مہدی کی آمد کی اب تک کوئی خبر نہیں"۔ اس کی غماز ہے۔ اُن کے نزدیک یہ جملہ انقلابات ثبوت ہیں اس بات کا کہ گویا امام مہدی آئے ہی نہیں۔ اگر آئے ہوتے تو نہ یہود ایسی سلطنت کے مالک بنتے، نہ مسلمانوں کو ایسی ذلت اور رسوائی کا منہ دیکھنا پڑتا۔ بظاہر یہ بات کافی وزن دار اور قابلِ اعتناء نظر آتی ہے۔ مگر حقیقتاً ایسا نہیں۔ کیونکہ بات بالکل اور ہے۔ مثلاً جہاں تک یہود کے اس وقت عروج پا جانے کا تعلق ہے اوّل تو یہ سب تقدیر کے نوشتے تھے جو پُورے ہوئے۔ قرآنِ کریم اور احادیثِ نبویہ میں صریح رنگ میں ایسے تلخ حقائق کے رُونما ہونے کی خبریں دی گئی ہیں جن میں ـــ ایک طرف یہود کے وقتی عروج اور دوسری طرف مسلمانوں کے زوال پذیر ہو جانے کی دردناک حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے جو اس وقت پوری ہو رہی ہیں۔

دوم:- یہ ساری تلخ صورتِ حال جو مسلمانوں کی نظر آتی ہے ایک پہلو سے اس حالت کے وارد کرنے میں خود مسلمان ہی ذمہ دار ہیں۔ وجہ یہ کہ سچے امام مہدی کی شناخت سے محرومی اور اس سے تعلقِ عقیدت کے فقدان کے سبب بطور نتیجہ یہ صورتِ حال پیش آگئی۔

زیادہ تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ حدیثِ نبویؐ "کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم"...... الحدیث میں سے صرف "کیف انتم" کے حصہ پر ہی غور کر لیجئے۔ جس کا مطلب بالکل واضح ہے کہ مسیح موعود کے نزول اور امام مہدی کے ظہور کے وقت (بموجب حدیث ابن ماجہ "لا المہدی الا عیسیٰ" ایک ہی وجود کے دو نام ہیں) مسلمان نہایت درجہ کمزور حالت میں ہونگے۔ اور اُن کی یہ خستہ حالی اسی وقت دُور ہو سکتی ہے جب وہ امام مہدی کے ساتھ وابستگی اختیار کر لیں۔ ظاہر ہے کہ جو لوگ اس کی شناخت سے محروم رہے ان کی خستہ حالی تو دن بدن بڑھے گی ہی کم نہیں ہوگی۔ یہ گویا قدرت کی طرف سے تازیانہ ہے جس کی ضرب اگرچہ مخفی ہے لیکن اس کے اثرات مسلمانوں کی روبزوال حالت سے خود بخود عیاں ہیں فہل من مدکر!!

بہر حال اس وقت یہود کے وقتی عروج اور مسلمانوں کی خستہ حالی اور روبزوال کیفیت کو دیکھ کر مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ جیسا کہ ہم نے عرض کیا یہ سب تقدیر کے نوشتے تھے جو پُورے ہوئے۔ وہ لوگ بہت بڑی غلطی میں مبتلا ہیں جو اس کو نقطۂ اخیر سمجھ بیٹھے ہیں۔ حالانکہ یہ تو آنے والے اس زبردست اور عظیم انقلاب کا نقطۂ آغاز ہے۔ قوموں کے عروج و زوال کے حالات لہروں میں چلتے ہیں۔ کسی اُبھری لہر کو دیکھ کر یہ سمجھ لینا کہ بس اس کی جے ہو گئی اور دبی لہر کے اُبھرنے سے مایوس ہو جانا سخت غلطی ہے۔

(باقی دیکھئے صلا پر)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے انتہائی انعامات کا وارث بننے کیلئے ضروری ہے کہ جماعت اپنی طاقت کے مطابق قربانی کو انتہا تک پہنچائے

انسان مالا یُطاق کیلئے مکلّف نہیں لیکن اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ اپنی قوت و طاقت کے مطابق کام نہ کرے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۸ صلح ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۷۲ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا (البقرہ : ۲۸۷)

اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰی ۝ وَاَعْطٰی قَلِیْلًا وَّاَکْدٰی ۝ (النجم : ۳۴، ۳۵)

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۝ وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۝ وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی ۝ ثُمَّ یُجْزٰىہُ الْجَزَاءَ الْاَوْفٰی ۝ وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی ۝ (النجم : ۳۹ تا ۴۳)

اس کے بعد فرمایا:-

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا میں ہر دو پہلو بیان ہوئے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ یہاں طاقت سے مراد دائرۂ استعداد ہی ہے جس پر میں متعدد بار روشنی ڈال چکا ہوں۔ پس کسی کا جتنا دائرۂ استعداد یا دائرۂ صلاحیت یا دائرۂ قوت و طاقت ہو، اس سے زیادہ بوجھ فرد، گروہ یا نوع پر نہیں ڈالا گیا۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ

دائرۂ استعداد

میں جتنی بھی طاقت تھی، اس پر پُورا سو فیصد بوجھ ڈال دیا گیا اور انسان کو اس کا مکلّف بنا دیا گیا۔ اللہ اس سے کم پر راضی نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ اس کا مطالبہ کرتا ہے اور جو طاقت سے باہر ہے وہ اس کا بھی مطالبہ نہیں کرتا۔ وہ اپنے کسی بندے پر اس وجہ سے بھی خوش نہیں ہوگا کہ اُس نے اپنے بھائیوں سے طاقت سے زیادہ مطالبہ کیا۔ لیکن طاقت اور اس دائرہ کے اندر ذمہ داریوں کا جو زیادہ سے زیادہ بوجھ ڈالا جا سکتا ہے، وہ ڈالتا ہے چونکہ قوت و طاقت کی نشو و نما ہوتی رہتی ہے اس لئے افراد کے بوجھ اور ان کی ذمہ داریاں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ تیری وحی سے منہ پھیر لیتے ہیں وہ بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک تو مُنکِر اور ایک وہ جو ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود اپنی ذمہ داریوں کو جان بوجھ کر یا غفلت کے نتیجے میں نباہنے کی کوشش نہیں کرتے اور ان کا حال یہ ہے

اَعْطٰی قَلِیْلًا وَّاَکْدٰی

کہ تھوڑا سا دیتے اور بقیہ کے متعلق بخل کرنے لگتے ہیں۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا میں جو بات بتائی گئی تھی وہ یہاں کھول کر بتا دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تھوڑا دینے پر راضی نہیں بلکہ وہ طاقت کے مطابق پورا دینے پر راضی اور خوش ہوتا اور اس کی جزا دیتا ہے۔ باقی اس کی رحمت وسیع ہے وہ اپنے بندوں سے، بعد میں جزا سزا کے وقت جو چاہے سلوک کرے۔ ("بعد میں" سے یہ مراد ہے کہ اِس زندگی کے بعد اُخروی جزاء کا وقت یا اسی زندگی میں جزاء کا وقت یعنی ایک محدود کوشش کا نتیجہ نکلنے کا وقت) وہ مالک ہے جو مرضی ہو کرے۔ اس کے متعلق ہم بات نہیں کیا کرتے۔ لیکن جو خدا نے ہمیں کہا اور تعلیم دی ہے، ہم سے جو چاہتا اور خواہش رکھتا ہے اور جس بات پر وہ کہتا ہے کہ میں راضی ہوتا ہوں، وہ یہ ہے کہ جتنا دے سکتے ہو اُتنا دیدو تو میں راضی ہونگا ورنہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بوجھ ڈالا ہے اور اس کو پسند نہیں کرتا کہ انسان اپنی قوت اور طاقت کے مطابق کام نہ کرے بلکہ اس سے کم کرے۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا کی لغوی بحث میں امام راغبؒ نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے کہ انسان کی طاقت سے جزائد ہے، وہ اس کا مکلّف نہیں۔ لیکن اس دائرے کے اندر مکلّف ہے۔ سورۂ نجم میں یہی چیز کھول کر بیان کر دی گئی ہے کہ تھوڑا دینا اور بقیہ کے متعلق بخل کرنا۔ اگر تمہاری قوتِ استعداد

سَو اکائی

ہو اور تم خدا کی راہ میں خدا کے بتائے ہوئے طریق اور اس کی تعلیم کے مطابق اور اس کی شریعت کے اصُول کے لحاظ سے ننانوے اکائیاں دے دو اور ایک کے متعلق روگردانی اور بغاوت کا طریق اختیار کرو تو تم باغی ہو۔ اگر بھول جاؤ تو تم خدا تعالیٰ کے بعض فضلوں کو کھونے والے ہو۔ سوائے اس کے کہ پھر ایک اَور کوشش کرو یعنی استغفار اور دُعاؤں اور خدا کے سامنے عاجزانہ تڑپنے کی۔ یہ ایک اَور کوشش ہے جو اس کمی کو پُورا کرتی ہے بس کوشش بہرحال کرنی پڑے گی۔

آدمی INDIFFERENT (اِنڈِفرینٹ) اور بے پرواہ نہیں رہ سکتا۔ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے پرواہ کوئی نہیں۔ جہاں اس نے یہ کہا کہ مجھے پرواہ کوئی نہیں، وہاں وہ مارا گیا۔ اور اس کے ننانوے بھی اس کے مُنہ پر پھینک دئیے گئے۔ لیکن اگر کوئی بشری کمزوری ہے یا غفلت ہے یا عدمِ علم یا ناواقفیت کی وجہ سے کوئی مجبوری سمجھی گئی (یہ جہالت کے بعض پہلو اور اندھیرے ہیں جو بعض دفعہ انسان کے اُوپر چھا جاتے ہیں) حالانکہ وہ مجبوری نہیں تھی اور اس پر اللہ تعالیٰ فضل کر دے تو اَور بات ہے۔ لیکن مطالبہ یہ کیا گیا ہے کہ ہر شخص اپنی قوت اور طاقت، استعداد اور صلاحیت کے مطابق جتنا زیادہ سے زیادہ کر سکتا ہے وہ کرے۔ اور اگر وہ

خُدا کے حقوق

اور خدا کی طرف سے عائد کردہ اس کے بندوں کے حقوق ادا کرتے ہوئے انہیں خدا کے حضور پیش کر دے تو اس کے لئے بہترین جزاء مقدر ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ سورہ نجم کی ان دو آیات کے بعد ان لوگوں سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے جو کچھ دیتے اور بقیہ کے متعلق بخل کرتے ہیں کہ کیا ان کو علم نہیں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اٹل قانون ہے۔ جو پہلی الہامی کتب میں بھی نظر آتا ہے۔ یعنی اَلَّا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔ وِزر کے ایک معنے تو گناہ کے ہیں۔ لیکن میں جو تفسیر کر رہا ہوں وہاں گناہ کے معنی چسپاں نہیں ہوتے۔ میری تفسیر کے مطابق بوجھ کے معنی ہیں یعنی خدا تعالیٰ کا یہ اٹل قانون ہے کہ کوئی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔ جس کی استعداد پچاس اکائیاں ہے، وہ اسّی اکائیوں کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔ جو پچاس اور ساٹھ کے درمیان فرق ہے۔ یا پچاس اور سَو کے درمیان فرق ہے وہ تو دوسرے کا بوجھ ہے (جس کی طاقت زیادہ ہے اور) اس کے اُوپر نہیں پڑ سکتا اس کی جان پر اتنا ہی بوجھ پڑے گا جتنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کے مطابق اٹھانے کے قابل ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ مَیں نے جو کوتاہی کی، مَیں نے جو غفلت کی، مَیں نے جو کمزوری دکھائی اور جو قربانی مجھے پیش کرنی چاہیئے تھی، مَیں نے پیش نہیں کی تو کوئی اور شخص اس کی خاطر اس کمی کو پورا کر دے گا، یہ ناممکن ہے۔ اس واسطے کہ اس میں بھی تو اپنی

اِستعداد سے زیادہ بوجھ

اُٹھانے کی اہلیت نہیں ہے۔ اگر اس کی ذمہ داری اسّی اکائیاں ہے تو اسّی اکائیوں پر اس کی طاقت ختم ہوگی۔ وہ دوسرے کی دس اکائیاں کہاں سے پُوری کرے گا؟ اگر اس کی طاقت سَو اکائیاں ہے تو

سو اس نے دے دینی ہیں۔ ایک سو دس وہ کہاں سے لائے گا۔

پس اَلَّا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی یہ ایک اٹل قانون ہے۔ اگر زید اپنی پوری طاقت کے مطابق خدا کے حضور پیش نہ کرے تو زید کی طاقت کے اظہار یعنی محنت اور جانفشانی میں جو کمی رہ گئی ہے یہ کمی کوئی دوسرا پوری نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کا اپنا ایک دائرہ استعداد ہے۔ اور اس دائرہ استعداد کی انتہا تک اس کی ذمہ داری ہے۔ دوسرے کی ذمہ داری وہ کیسے اُٹھائے گا۔ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔ دوسرے کا بوجھ تو وہ اُٹھا ہی نہیں سکتا۔ یہ ناممکن ہے کیونکہ

یہ اٹل قانون ہے

کہ کوئی انسان دوسرے کا بوجھ اور ذمہ داریاں نہیں اٹھا سکتا۔ زید بکر کی ذمہ داریاں نہیں اُٹھا سکتا اور بکر زید کی ذمہ داریاں نہیں اُٹھا سکتا۔

ہر شخص کو اپنی ذمہ داریاں خود ہی ادا کرنی پڑیں گی۔ اور ادا بھی اس طرح نہیں کرنی ہوں گی کہ کچھ دیا اور بقیہ کے متعلق بخل کر دیا۔ بلکہ ان ذمہ داریوں کی ادائیگی میں اپنی طاقت کو انتہا تک پہنچ کر اس کا آخری حصہ تک ادا کرنا پڑے گا۔ کیونکہ دُوسرا کوئی ہے ہی نہیں جو کمی کو پورا کر سکے۔ عقلاً بھی کوئی دوسرا اِس کمی کو پورا نہیں کر سکتا۔ یہ خدا کا اٹل قانون ہے۔ کیونکہ جو دوسرا ہے اس کو جتنی طاقت دی گئی تھی اس کے مطابق کام کرنے کی تو اس کی اپنی ذمہ داری تھی اور دُوسرے کی ذمہ داری اُٹھانے کی اُسے طاقت ہی نہیں دی۔ اس کی طاقت کا کوئی حصہ ایسا نہیں رکھا گیا۔ جس کے بارہ میں اُسے کہا گیا ہو کہ تو دوسرے کی ذمہ داری نہیں اُٹھا سکتا۔ ہرگز نہیں اٹھا سکتا۔

پس جو قوم اپنے مقام کی انتہا کو پہنچنا چاہے، اس کے ہر فرد کی

ایسی تربیت ہونی چاہیئے

کہ وہ اپنی ذمہ داری کو انتہا تک پہنچانے والا ہو۔ فرض کرو ایک لاکھ کی کوئی قوم ہے۔ اگر اُن میں سے نوّے ہزار اپنے دائرہ استعداد کے مطابق یعنی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا میں جس قسم کے مکلف ہونے کا ذکر ہے۔ اس کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو اپنے دائرہ استعداد کی انتہا تک پہنچا دے اور دس ہزار نہ پہنچائیں تو جو کام دس ہزار سے رہ گیا ہے، کسی اَور کی طاقت ہی نہیں ہے کہ وہ پُورا کر سکے۔ یہ بالکل ناممکن ہے خدا تعالےٰ نے اس کو پُورا کرنے کی طاقت ہی نہیں دی۔ پس اگر یہ کمی رہ گئی تو ایک لاکھ آدمی اپنے مقام کی انتہا کو نہیں پہنچ سکے گا۔ کیونکہ دس ہزار نے کمزوری دِکھا دی۔

پھر فرمایا کہ انسان کو اس کی سعی کے مطابق ہی ملا کرتا ہے۔ مَیں اب یہاں یہ معنی کروں گا کہ بنی نوع انسان کیونکہ ان کی سعی کا جو مجموعہ ہے اس کی انتہا کے مطابق قوم ترقی کرتی ہے۔ ویسے ہر فرد بھی اپنی سعی کے مطابق ہی پاتا ہے۔ بچوں کو سمجھانے کے لئے مَیں ایک مثال دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اگر کسی کو سَو روپیہ دینا چاہے اور وہ دو پر راضی ہو جائے تو اس نے خود کو اٹھانوے سے محروم کر دیا۔ اگر کوئی فرد خدا تعالیٰ کی اعلےٰ سے اعلےٰ نعمتوں کے حصول کی استعداد رکھتا تھا۔ یعنی اتنی استعداد رکھتا تھا کہ وہ خدا کے حضور ایسی قُربانیاں پیش کر سکے کہ خدا تعالیٰ کے

اعلےٰ سے اعلےٰ انعام

جو اُمّتِ محمدیہ میں کسی کو مِل سکتے ہیں وہ پائے۔ اگر اس نے وہ کوشش نہیں کی تو وہ خود کو محروم کرتا ہے۔ اور جو قوم بحیثیت قوم اس لئے پیدا کی گئی کہ وہ دنیا کی معلّم اور ہادی بنے، اس قوم کے ہر فرد کو اپنی قوّت کے مطابق اپنی قُربانی انتہا تک پہنچا دینی چاہیئے اور قوّت تو بدلتی رہتی ہے (اس تفصیل میں مجھے جانے کی ضرورت نہیں۔ مَیں اِس کی وضاحت کر چکا ہوں) کیونکہ نشو و نما ہو رہی ہے۔ اور طاقت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ آپ کوئی وقت لے لیں۔ اگر انہوں نے اس وقت کی طاقت کے مطابق اپنی قُربانیوں کو انتہا تک پہنچا دیا تو وہ قوم اس وقت کے لحاظ سے اللہ تعالےٰ کے انتہائی انعامات کی وارث بن گئی۔ لیکن اگر بعض نے خدا تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی قُربانیوں کو انتہا تک پہنچا دیا اور وہ دائرہ استعداد کی حد بندی کرنے والی آخری لکیر تک پہنچ گئے اور بعض نے اپنی طاقت کی انتہا تک قُربانیاں نہ دیں تو بحیثیت مجموعی قوم یا جماعت ان انعامات کی وارث نہیں بن سکتی، جن کے لئے اُسے پیدا کیا گیا ہے۔ (اس حساب میں منافقین کو اس گروہ سے باہر سمجھنا پڑے گا)

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی وَ اَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی۔ ایسا شخص جو اپنی استعداد کی انتہا تک پہنچ جاتا ہے وہ اپنی کوشش کا نتیجہ ضرور دیکھے گا۔ اور اس کی سعی کے مطابق

جزاءِ اوفیٰ

یعنی پوری جزاء اسے ضرور ملے گی۔ وَ اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی اسے اپنی کوشش پر نازاں نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ بعض ایسی کمزوریاں ہوتی ہیں جو انسان کی نظر میں نہیں ہوتیں اور اس کی عقل میں نہیں آسکتیں لیکن کمزوری ہوتی ہے۔ یہ فیصلہ کرنا کہ اس شخص یا جماعت نے اپنی طاقتوں اور وقتی نشو و نما کے مطابق بغیر کسی کمزوری کے (کمزوریٔ ایمان ہو یا کمزوریٔ عمل یا کمزوریٔ فہم) خدا کے حضور اپنی انتہائی قُربانی پیش کر دی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ انسان یہ کر ہی نہیں سکتا۔ اس کی نگاہ دُوسروں کے سلسلہ میں بھی متعصّبانہ ہو سکتی ہے۔ اور اپنے حق میں تو انسان بڑا سخت متعصب بن جاتا ہے۔ کرتا تھوڑا ہے اور سمجھتا ہے مَیں نے بہت کیا۔ کچھ بھی نہیں کرتا اور سمجھتا ہے مَیں نے کچھ کر لیا۔

قرآن کریم میں ایسے لوگوں کا بھی ذکر ہے کہ کرتے کچھ نہیں اور دعوے بڑے کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس فرمایا تم انتہائی کوشش کرو جس قدر تم کر سکتے ہو۔ لیکن تکبّر نہ کرنا۔ ہمارا وعدہ یہ ہے کہ تمہاری انتہائی کوششوں کا انتہائی نتیجہ نکلے گا۔ بشرطیکہ تمہاری کوششیں ہماری نگاہ میں بھی انتہا تک پہنچی ہوئی ہوں اور تم اس شرط کو کبھی نہ بھولنا۔

آج مَیں ایک اَور خطبے کے سلسلہ میں ہی محنت پر زور دینا چاہتا ہوں گو محنت سے مراد ہر قسم کی محنت ہوتی ہے۔ لیکن ہر فرد اور قوم میں اصولاً

دو قسم کی محنتیں

ہوتی ہیں۔ ایک فرد یا قوم کی استعدادوں کی نشو و نُما کے لئے محنت اور ایک یہ کہ پہلے کی نشو و نُما کے بعد اس وقت (معیّن کوئی وقت یا تاریخ لے لیں۔) کی طاقتوں اور استعدادوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق، اس کی شریعت کی روشنی میں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کے نُور سے روشنی حاصل کرتے ہوئے پورے طور پر کام میں لگا دینا اور اس وقت کے لحاظ سے اپنی ساری طاقت اور استعداد کے مطابق خدا اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کو انتہا تک پہنچا دینا۔

یہ دونوں کوششیں اپنی انتہائی شکل میں ہونی چاہئیں۔ یعنی ایک تو تربیت کی کوشش جسے ہم مختصرًا دوسرے الفاظ میں استعدادوں کی نشو و نما کہتے ہیں ہر وہ فردِ واحد جو خدا اور اس کے رسول اور خدا کے رسولؐ کے رُوحانی فرزندِ عظیم مہدیٔ معہُود کی طرف منسُوب ہو رہا ہے۔ اس کی تربیت کے لئے انتہائی کوشش ہونی چاہیئے۔ اور دوسرے جماعت بحیثیتِ جماعت (بحیثیتِ جماعت کا مطلب ہے افراد کا مجموعہ) اللہ تعالیٰ کی راہ میں قُربانی دینے کی جتنی طاقت رکھتی ہے اسے اس طاقت کے مطابق انتہائی قُربانی دیتے رہنا چاہیئے۔ یہ طاقت بڑھتی رہے گی اور پہلے سے بڑی قربانی کا مطالبہ ہوتا رہے گا لیکن آج ۲۸ جنوری کو ہماری جتنی طاقت ہے اس کے مطابق ہمیں انتہائی قُربانی دے دینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے اور کل ہماری طاقت آج سے کہیں بڑھ کر ہو اور خدا کرے کہ کل ہماری قُربانیاں بھی اسی نسبت سے آج سے کہیں بڑھ کر ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے ::

درخواستِ دُعا

میرے بیٹے عبد الرشید بدر اور مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب کے بیٹے حمید احمد ناصر نے اِمسال پری میڈیکل کا امتحان دیا ہے۔ اس ماہ کے آخر میں نتیجہ نکلنے والا ہے۔ احباب دُعا فرمائیں اللہ تعالےٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور بسہولت میڈیکل کالج میں داخلہ مِل جائے اور برکت کا موجب ہو۔

خاکسار: محمد حفیظ بقاپوری

ربوہ میں جماعتِ احمدیہ کی ۵۳ ویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور ارشادات

قسط نمبر ۳

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس

پہلے اجلاس کے آخر میں صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ پیش ہو کر پاس ہوا اور دوسرے اجلاس کے آغاز میں مجلس تحریک جدید و وقفِ جدید سے متعلق تجاویز پر غور ہوا۔ حضور نے نمایندگان کے خیالات سننے کے بعد ان پر اظہارِ رائے کرتے ہوئے فرمایا:۔

اسلام کے خلاف لکھی جانے والی کتب کی فراہمی ایک بہت اہم اور ضروری کام ہے۔ اس کی ذمہ داری تحریک جدید پر اتنی نہیں جتنی مرکزی لائبریری پر ہے۔ کیونکہ اعتراضات کو جمع کرنے اور ان کے جوابات دینے کا تعلق مرکزی لائبریری سے ہے۔ میں نے مرکزی لائبریری کے ضمن میں ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے۔ میر داؤد احمد صاحب بھی اس میں شامل ہیں۔ اس کمیٹی کو چاہیئے کہ جتنی جلدی ہو سکے وہ مجھے ایسے روزانہ اخبارات، ہفت روزہ، پندرہ روزہ ماہوار اور سہ ماہی رسائل کی فہرست مہیا کریں جو اس وقت دنیا میں چھپ رہے ہیں اور ان میں مستشرقین، اسلام کے خلاف یا حق میں مضامین لکھتے ہیں۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ ان میں سے کون کونسے زیادہ اہم ہیں اور ان کا منگوایا جانا نسبتاً زیادہ ضروری ہے۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں کام کرنے والے اس ضمن میں مرکزی لائبریری سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

سلسلہ کی کتب کے تراجم کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا تراجم سے متعلق کام بہت وسیع ہے لیکن کام کرنے والے میسّر نہیں آ رہے۔ جماعت کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ذہین بچے خدمتِ دین کے لئے پیش کرے جو مجمع مضمونوں میں واقفِ زندگی ہوں اور جماعت خود بھی ان کے متعلق حسن ظن رکھتی ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ وقت آ گیا ہے کہ ہر دوسرا ذہین بچہ جو احمدیت کی گود میں پلتا ہے وہ واقف ہونا چاہیئے۔

چندوں میں اضافہ کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان کا دل اور روح بدظنی کے داغ سے بالکل صاف ہو۔ بدظنی کرنے والا دماغ قربانی کرنے والا نہیں ہوتا بلکہ نسل کو تباہ کرنے میں بہت حصہ اس کا ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کسی مسئلہ کے حل کا بہترین طریق یہ ہے کہ اس کی پوری تحقیق کی جائے۔ اس کی پوری تفصیل میں جایا جائے کیونکہ تحقیق کو انتہا تک پہنچانا اصل کی تلاش ہے (اس کے بعد ہر دو مجالس کے بجٹ بالاتفاق منظور ہوئے)

تیسرا دن

مورخہ ۲ شہادت مجلس مشاورت کا تیسرا اور آخری اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور حضور انور کی طرف سے اجتماعی دعا کے بعد سب سے پہلے کارخانہ داروں اور مزدوروں کے تعلقات کے بارہ میں گزشتہ سال کی قائم کردہ سٹینڈنگ سب کمیٹی کی رپورٹ اس کے سیکرٹری مکرم سید محمد احمد صاحب (ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ) نے پڑھ کر سنائی اور بتایا کہ سال گزشتہ میں اس سب کمیٹی نے احمدی صنعت کاروں اور مزدوروں کو ان فرائض کی آگاہی اور ادائیگی کے متعلق کیا کوشش کی جو ان پر اسلام کی تعلیم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور اسوۂ حسنہ کی رُو سے عاید ہوتے ہیں۔ اور جو معاشرہ میں حقیقی اور دیرپا امن قائم کر سکتے ہیں اس کے بعد زرعی کمیٹی کی رپورٹ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب عطار وکیل الزراعت نے پیش کی

حضور نے اس سلسلہ میں محنت کشوں اور کارخانہ داروں اور کسانوں اور زمینداروں کی موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جماعت احمدیہ کا حصہ ابھی ان لوگوں میں بہت ہی کم ہے۔ اس لئے اس کا اثر بھی محدود ہے تاہم جہاں تک ہو سکے ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اسلام نے اس بارہ میں جو تعلیم دی ہے اور جو حقوق و فرائض متعین کئے ہیں ان سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ تا کہ ہمارے ملک میں امن و امان کی فضا پیدا ہو۔ دنیا میں غریب پر کافی ظلم ہو رہا ہے مہدی موعود کے زمانہ میں اب اس کے حقوق اسے ملنے چاہئیں ہمیں انتہائی کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر حقدار کو اس کا حق ملے۔ مالک کو اس کا حق ملے اور مزدور کو اس کا۔ یہ بڑا نازک کام ہے کیونکہ جب فرائض کی طرف توجہ دلائی جائے تو بسا اوقات لوگ ناراض ہو جاتے ہیں۔ مگر خیر و برکت کی راہ یہی ہے کہ جو کچھ خدا نے فرمایا۔ قرآن نے کہا یا قرآن کریم کی جو تفسیر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہم اسے رائج کریں۔ اور اس پر عمل کرنے کا مشورہ دیتے چلے جائیں اور اس امر کو فراموش کر دیں کہ کوئی ہم سے ناراض ہوتا ہے یا خوش ہوتا ہے۔ یہ بڑی نازک ذمہ داری ہے مگر اس کی نزاکت ہمیں اپنے فرائض کی ادائیگی سے سبکدوش نہیں کر سکتی۔ ہمیں خدا کے فضل سے حق پر قائم کیا گیا ہے اس لئے ہم خلوصِ نیت سے کوشش کرتے چلے جائیں گے

سب کمیٹی مقبرہ بہشتی اور تبشیر کی سفارشات

اس کے بعد حضور کی ہدایت پر سب کمیٹی مقبرہ بہشتی و وکالتِ تبشیر کی رپورٹ اس کے صدر نے پیش کی اور سب سے پہلے ایجنڈے کی تجویز ۵ پڑھ کر سنائی اس کے الفاظ یہ تھے

"ہمیں بیرونی ممالک میں جماعتوں کی طرف سے بہشتی مقبرہ کی شاخوں کے قائم کرنے کے لئے درخواستیں آ رہی ہیں اس کے لئے قواعد و ضوابط برائے غور پیش ہیں"

اس مرحلہ پر مجوزہ قواعد و ضوابط کی مطبوعہ کاپیاں نمایندگان میں تقسیم کر دی گئیں تاکہ وہ ان پر غور کر سکیں۔

اس تجویز پر نمایندگان کے خیالات سننے کے بعد حضور نے فیصلہ فرمایا کہ چونکہ اس تجویز پر تفصیلی طور پر مزید غور و فکر کی ضرورت ہے۔ اس لئے سات ممبروں پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی جائے جو اس کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے اپنی سفارشات پیش کرے۔

اس موقع پر حضور نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ مجلس مشاورت کے موقع پر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے نمایندگان کے اعزاز میں جو دعوتِ طعام دی جاتی ہے آیندہ اس میں ان زائرین کو بھی شریک کیا جایا کرے جو مجلسِ شوریٰ کی کارروائی سننے کے لئے باہر سے تشریف لاتے ہیں۔ اس کے بعد ایجنڈے کی تجویز ۶ پیش ہوئی۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"رسالہ الوصیت میں مندرجہ شرائط کے مطابق موصی تقاضی ہوش و حواس ہی وصیت کرتا ہے۔ لیکن وصیت کرنے کے بعد اگر کوئی موصی دماغی توازن کھو بیٹھے اور اس سے قابلِ اعتراض اور بظاہر خلافِ شریعت اقوال و اعمال سرزد ہوں تو ایسے موصی کے بارے میں مجلس کارپرداز کیا طریق اختیار کرے"

سب کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ اس مسئلہ پر مزید غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنا دی جائے حضور نے نمایندگان کے مشورہ سے اس سفارش کو منظور فرمایا۔

واقفینِ زندگی کی طرف سے تحفظات کا اظہار

اس کے بعد ایجنڈے کی تجویز ۷ پیش ہوئی جس میں یہ کہا گیا تھا کہ واقفینِ زندگی کے لئے قواعد میں نرمی ہونی چاہیئے اور نوجوان مبلغین کے ہمراہ ان کی بیویوں کو بھی ضرور غیر ممالک میں بھجوایا جایا کرے۔

سب کمیٹی نے یہ سفارش کی تھی کہ یہ تجویز کلیۃً رد کئے جانے کے قابل ہے

جب اس تجویز کے متعلق حضور نے نمایندگان کو اظہار خیال کرنے کا ارشاد فرمایا تو اس پر بیرونی جماعتوں کے متعدد احباب اور مرکز سے تعلق رکھنے والے بہت سے واقفینِ زندگی نے بالخصوص اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے متفقہ طور پر حضور کی خدمت میں پُر زور درخواست پیش کی کہ اس تجویز کو بلا تامل کلیۃً رد کر دیا جائے کیونکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنا غیر مشروط طور پر اپنے تئیں خلیفۂ وقت کے حوالہ اور سپرد کر دینے کے مترادف ہے لہٰذا ان کے لئے اس قسم کی تجویز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ وقف کی حقیقی روح کے سراسر منافی ہے بلکہ واقفینِ زندگی کے احساسات و جذبات کی سخت توہین کے مترادف ہے۔

نمایندگان کے جذبات و احساسات سننے کے بعد حضور نے فرمایا:۔

نمایندگان نے اور واقفینِ زندگی نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے درحقیقت ایک مومن جس نے اللہ تعالیٰ کی محبت و قدرت کے جلوے دیکھے ہوئے ہوں ایسے ہی جذبات ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صدر انجمن احمدیہ نے بھی اس تجویز کو ایجنڈے میں سے خارج کر دینے کی سفارش کی تھی۔ اور اب میں بھی یہ اعلان کرتا ہوں کہ اس تجویز کو رد کیا جاتا ہے۔ نہ صرف اس تجویز کو بلکہ اس قسم کی تمام تجاویز کو ہمیشہ کے لئے مسترد کیا جاتا ہے۔ آیندہ کبھی ایسی تجویز شوریٰ میں پیش نہیں ہو گی۔

اس کے بعد حضور نے احباب کو تحریک وقفِ عارضی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ واقفینِ عارضی کی تعداد میں نسبتاً کمی ہو گئی ہے جو نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ اس کی ذمہ داری مقامی اور علاقائی اور مرکزی نظام پر عاید ہوتی ہے۔ گزشتہ سال کی نسبت کم وقت واقفینِ عارضی کی تعداد کیا ہوئی ہے وہ آیندہ چار مہینوں کے اندر اندر پوری ہو جانی چاہیئے۔ جماعتوں کو اس طرف فوری توجہ کرنا چاہیئے

اس کے بعد حضور کی ہدایت پر فضل عمر فاؤنڈیشن کی رپورٹ اس کے نائب صدر نے پیش کی۔ اس رپورٹ میں یہ بتایا گیا کہ فضل عمر فاؤنڈیشن نے احباب کے مشورہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشا اور منظوری سے اپنے لئے جو مقاصد متعین کیئے تھے ان کی کس طرح تعمیل کی جا رہی ہے۔ اور کس طرح یہ ادارہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اہم دینی خواہشات کی تعمیل میں سرگرم عمل ہے۔

اس رپورٹ کے پڑھے جانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنا نہایت درجہ بصیرت افروز اختتامی خطاب شروع فرمایا جس میں حضور نے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کا تذکرہ کرتے ہوئے احباب جماعت کو مختلف اہم تحریکات کی طرف توجہ دلائی۔ بالخصوص قرآن کریم کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی تحریک فرمائی اور پھر بتایا کہ ۸۰ سالہ مخالفت اور کفر کے فتووں کے باوجود کس طرح ہر جہت سے جماعت ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ راہ کے کانٹے ہمارے لئے روک نہیں بن سکتے اور نہ ہمارے چہروں کی بشاشت کو چھین سکتے ہیں۔ ہماری زندگیاں قرآنی انوار سے منوّر ہیں۔ اور ہمارے وجود تو خدا تعالےٰ کے عشق کی راہ میں خاک ہو چکے ہیں۔ اور ہمیں اللہ تعالےٰ نے زندہ ہونے زندہ رہنے اور زندگی دینے کے لئے پیدا کیا ہے اس لئے دنیا کی مخالفتیں ہم پر کوئی اثر نہیں کر سکتیں۔ ہم انشاء اللہ غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے

حضور کے اس بصیرت افروز خطاب کا خلاصہ کسی آئندہ اشاعت میں دیا جائے گا

حضور کے اس اختتامی خطاب کے بعد دردِ سوز اور آہ و بکا سے معمور اختتامی دعا ہوئی اور اس طرح بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی ۵۳ ویں مجلس مشاورت بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی ❊

علاقہ مالابار میں تبلیغی جلسے

مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

کیرالہ صوبائی کانفرنس میں مبلغین کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مختلف جماعتوں نے اپنے ہاں جلسوں کا انتظام کیا جو بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب رہا۔ مختصر رپورٹ درج ذیل ہے

میلا پالیم

نظارت بیت المال کی ہدایت کے مطابق بطور انسپکٹر بیت المال (عارضی) علاقہ مدراس و مالابار کے مالی دورے پر خاکسار ۲۰ مارچ کو مدراس سے روانہ ہوا۔ اور دوسرے دن دوپہر کو میلا پالیم پہنچا۔ اپنے مفوضہ فرائض کی سرانجام دہی کے بعد غیر از جماعت افراد سے تبلیغی گفتگو میں مصروف رہا۔ اسی دن رات کے وقت غیر احمدی نوجوانوں کا ایک وفد مشن ہاؤس آیا۔ نوجوان کہنے لگے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تامل رسالہ "راہ امن" کی وجہ سے میلا پالیم اور مضافات کے کئی افراد احمدیت سے واقفیت حاصل کر رہے ہیں اور کئی نوجوان اس سلسلہ کی سرگرمیوں اور اغراض و مقاصد کے بہت مداح ہیں۔ اب ہماری یہ خواہش ہے کہ میلا پالیم میں ایک پبلک جلسہ منعقد کیا جائے۔ ایک عرصۂ دراز سے جماعت کی طرف سے کوئی جلسہ عام نہیں ہوا تھا۔ خاکسار نے عرض کیا۔ کہ اس وقت تامل زبان میں تقریر کرنے والے کوئی مبلغ نہ ہونے کی وجہ سے جلسہ نہیں ہو سکتا۔ میری مادری زبان مالایالم ہے تامل میں تقریر نہیں کر سکتا۔ احباب نے مجبور کیا کہ جیسے بھی ہو جلسۂ عام ضرور منعقد کیا جائے۔ تامل زبان کے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ہی آپ احمدیت کا پیغام پہنچا دیں۔ چنانچہ خاکسار نے خدا تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے جلسہ کرنے کی اجازت دے دی

دوسرے دن رات نو بجے ایک مقامی مسجد سے ملحقہ ایک احمدی دوست کے مکان کے صحن میں جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ بہت سارے غیر احمدی جلسہ گاہ کے اندر اور باہر دور دور تک کھڑے تھے۔ اور قریبی مسجد میں بھی کثیر تعداد میں لوگ بیٹھے تھے۔

یہ جلسہ مکرم ابوبکر صاحب صدر جماعت احمدیہ میلا پالیم کی زیرِ صدارت مکرم محمد خواجہ صاحب کی تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوا۔ افتتاحی تقریر اور مکرم محمد اسماعیل صاحب کی تعارفی تقریر کے بعد خاکسار نے تامل زبان میں "احمدیت کا پیغام" کے عنوان پر تقریر کی۔ خدا تعالےٰ کے غیر معمولی فضل و احسان اور تائید و نصرت سے خاکسار نے دو گھنٹے تقریر کی جو خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔ تامل زبان میں خاکسار کی یہ پہلی تقریر تھی۔ جو لاؤڈ سپیکر کی مدد سے پبلک میں کی گئی تھی۔ یہ جلسہ رات ۱۱½ بجے ختم ہوا۔ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ جس میں غیر احمدی دوستوں نے خوب دلچسپی سے حصہ لیا۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کے نیک اور دیرپا اثرات پیدا فرمائے اور صحیح معنوں میں احمدیت کا پیغام لوگوں تک پہنچ جائے

منجیشور

خاکسار مختلف جماعتوں کا دورہ کرنے کے بعد مورخہ ۱۴ اپریل کی صبح مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب کے ہمراہ منجیشور پہنچا۔ اس وقت مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج بمبئی بھی پہنچے ہوئے تھے یہاں چند مخلصین پر مشتمل ایک مختصر جماعت ہے۔ کوئی مسجد ابھی تک تعمیر نہیں ہو سکی تھی یہاں کے احباب جمعہ وغیرہ کی نماز قریب کی جماعت موگرال میں ادا کرتے رہے تھے۔ لیکن اب خدا تعالےٰ نے مکرم عبدالرشید صاحب صدر جماعت کو یہ توفیق دی کہ اپنے گھر سے ملحق ایک مسجد تعمیر کریں۔

آج کے دن اس مسجد کے افتتاح کا دن تھا۔ چنانچہ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے جمعہ کی نماز پڑھا کر اس کا افتتاح فرمایا اور مناسبِ حال خطبہ نہایت اچھے پیرائے میں دیا۔ جس کا ترجمہ مالایالم زبان میں خاکسار ساتھ کے ساتھ سناتا رہا۔ جمعہ سے فراغت کے بعد مکرم عبدالرشید صاحب کی طرف سے تمام احباب جماعت کو پُرتکلف دعوت دی گئی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جلسۂ عام

اسی دن یعنی ۱۴ اپریل کو بعد نماز مغرب و عشاء جلسۂ عام کا پروگرام بنایا گیا۔ نئی تعمیر شدہ مسجد کے سامنے کھلے باغ میں یہ جلسہ مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ محترم مولانا امینی صاحب کی تلاوتِ قرآن مجید کے بعد صاحب صدر نے احمدیت کے بارے میں ایک مختصر تعارفی تقریر فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار نے مالایالم میں اور محترم مولانا امینی صاحب نے اردو میں مناسبِ حال تبلیغی نقطۂ نگاہ سے عمدہ تقریریں کیں مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب نے مولانا امینی صاحب کی تقریر کا ساتھ کے ساتھ ترجمہ کیا۔ آخر میں صدارتی تقریر کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ منجیشور میں یہ پہلا جلسۂ عام تھا۔ اس میں شمولیت کے لئے غیر احمدی احباب جلسہ گاہ میں تو تھوڑی تعداد میں ہی شامل ہوئے تھے لیکن دور دور مقامات میں کھڑے ہو کر لاؤڈ سپیکر کی مدد سے کثیر تعداد میں لوگوں نے ہماری تقاریر سنیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں احمدیت کی نعمت سے مالا مال کرے

مرکرہ

مورخہ ۱۵-۱۶ اپریل کو صوبائی کیرالہ کانفرنس میں شرکت کے بعد مبلغین کا وفد ۱۷ اپریل کی شام کو کار کے ذریعہ مرکرہ کے لئے روانہ ہوا۔ اور رات کے ۹½ بجے مرکرہ پہنچا۔ دوسرے دن بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد کے صحن میں تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ رنگ برنگی جھنڈیوں سے خوب آراستہ کی گئی تھی۔ شہر میں اس جلسہ کے بارے میں کثیر تعداد میں اشتہار تقسیم کئے گئے تھے۔

محترم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب کی زیرِ صدارت منعقدہ اس جلسہ میں سب سے پہلے خاکسار نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ افتتاحی تقریر کے بعد خاکسار نے ملیالم زبان میں اور محترم مولانا امینی صاحب نے اردو میں تقریر کی صدارتی تقریر کے بعد رات ۱۰½ بجے جلسہ ختم ہوا۔ جماعت کے ساتھ دلچسپی رکھنے والے نیز احباب جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ باقی دور دور کھڑے مستفید ہوتے رہے۔

کوڈالی

دوسرے دن صبح ۶½ بجے روانہ ہو کر دوپہر بارہ بجے ہمارا وفد کوڈالی پہنچا۔ یہاں بھی جلسہ کا انتظام تھا۔ اور شہر میں اشتہارات کے ذریعہ اعلان ہو چکا تھا۔ احمدیہ مسجد کے سامنے سجائی گئی جلسہ گاہ میں رات کے ۷½ بجے زیرِ صدارت مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب جلسہ شروع ہوا۔ مکرم سی مبارک احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم عبدالواحد صاحب نے نظم پڑھی۔ صاحب صدر نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارے میں اختصار کے ساتھ تعارفی تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے مالایالم میں اور بعد میں محترم مولانا امینی صاحب نے اردو میں تقریریں کیں۔ محترم مولانا صاحب کی دلچسپ اور پُر از معلومات تقریر کا مالایالم زبان میں ساتھ کے ساتھ ترجمہ خاکسار نے کیا۔ صدارتی تقریر اور مکرم سی برکت اللہ صاحب کے شکریہ کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا

کنانور

مورخہ ۲۰ اپریل کی صبح کو یہاں سے روانہ ہو کر ہمارا وفد کنانور پہنچا۔ یہاں بھی مسجد احمدیہ کے صحن میں جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ مغرب و عشاء کی نماز کے بعد ۸ بجے مکرم انچارج مبلغ کیرالہ کی زیرِ صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ جس میں مسلمانوں کی موجودہ زبوں حالی سے نجات کا واحد راستہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قرار دیا

(باقی اسی صفحہ کے کالم ۱ پر)

اس کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض و غایت اور اس میں جماعت احمدیہ کو حاصل شدہ بے نظیر کامیابیوں کا مختصراً ذکر کیا۔

محترم مولانا امینی صاحب نے اپنی تقریر میں موجودہ زمانہ کے مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد بتایا کہ احمدیت ہی اس زمانہ میں ان تمام مسائل کا حل ہے۔ تقریر کا ترجمہ مکرم ایزا عبدالرحیم صاحب نے کیا۔ غیر از جماعت افراد بہت دلچسپی سے آخر تک جلسہ گاہ میں کرسیوں پر بیٹھے رہے۔ اور کچھ باہر کھڑے تقریریں سنتے رہے۔ اللہ تعالےٰ ان تقاریر کے بہترین نتائج پیدا فرمائے آمین ❊

قسط نمبر ۴

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں

حالاتِ حاضرہ کے متعلق

محمد حفیظ بقاپوری

—— (۹) ——

نویں نمبر پر اس عظیم القدر پیشگوئی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو یہود کے ارضِ فلسطین میں جمع ہو کر برسرِ اقتدار آجانے اور پھر مشرقِ وسطے کے امن وامان کے لئے خطرہ بن جانے سے تعلق رکھتی ہے۔

یاد رہے کہ یہود کے متعلق مسلمان عام طور پر بہت بڑی غلطی میں مبتلا رہے ہیں وہ یہود کو ایسی مغضوب قوم سمجھتے رہے جس سے ذلت اور محکومی ہمیشہ کے لئے لازم کر دی گئی وہ کبھی برسرِ اقتدار نہیں آسکتے۔ لیکن اس زمانہ میں جب طاقتور قوموں کے سہارے ارضِ فلسطین میں ان کا اجتماع عمل میں آگیا اور ۱۹۴۸ء میں "اسرائیل" کے نام سے انہوں نے باقاعدہ مملکت بھی قائم کر لی اور خاص طاقت بھی حاصل کر لی تو مسلمان حیران ہیں کہ یہ کیا ہؤا۔ بخیالِ خویش ان کی نسبت قرآن کریم کی بیان کردہ محکومی اور ذلت والی باتیں کیا ہوئیں؟

حقیقت یہ ہے کہ ایسا خیال کرنے والوں کی اپنی ہی غلطی تھی کہ قرآنی آیات پر پورا تدبر اور غور نہ کیا۔ اور ساری باتوں کو پیشِ نظر نہ رکھا حالانکہ جن آیات سے یہود کی ذلت اور محکومی کی بات نکالتے ہیں انہی آیات میں نیز دوسری آیات کے موجودہ صورتِ حال کی پوری کیفیت اور تفصیل بطور پیشگوئی بیان ہو چکی ہے اور آج تو ان باتوں کے پورا ہونے کا وقت ہے۔ پھر مسلمانوں کا فکرمند یا دلگیر ہونا بے معنی ہے۔

قبل اس کے کہ ارضِ فلسطین میں یہود کے عارضی اجتماع کی پیشگوئی کی تفصیل بیان کی جائے اس بات کو سمجھ لینے کی ضرورت ہے کہ یہود کی نسبت مسلمانوں کو ایسی غلط فہمی کیوں ہوئی۔ اور اس کی اصل حقیقت قرآنی بیان کے مطابق کیا ہے۔ اس کے لئے سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر ۱۱۳ اور سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۱۶۸ پر غور کر لینا کافی ہے۔

(۱) سورۂ آلِ عمران میں اللہ تعالیٰ یہود کی نسبت فرماتا ہے ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِنَ النَّاسِ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ

(۲) سورۂ اعراف میں یہود کے ذکر پر فرمایا وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ۔

دیکھئے سورۂ آلِ عمران کی آیت میں یہود پر غضبِ الٰہی نازل ہونے اور ہر جگہ ذلت و مسکنت اٹھانے کی وعید کے ساتھ اِلَّا بِحَبْلٍ مِنَ اللّٰہِ وَحَبْلٍ مِنَ النَّاسِ کے الفاظ بڑھا کر یہود کے لئے ایسی ذلت سے بچنے کی دو صورتیں بیان کی ہیں۔ چنانچہ واقعات اس بات پر شاہد ہیں کہ یہود کے ارضِ فلسطین میں موجودہ اجتماع اور مملکتِ اسرائیل کا قیام برطانیہ امریکہ اور روس کے سہارے سے عمل میں آیا اور اسی کو قرآنی الفاظ میں اِلَّا بِحَبْلٍ مِنَ النَّاسِ سے واضح کیا گیا ہے اس لئے جو کچھ ہؤا کوئی اچنبے کی بات نہیں اور نہ ہی ایسا وقوعہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم خاموش ہے۔ بلکہ اس نے تو برملا طور پر اس کی پیشگوئی کی۔ اور آج ایسے واقعات کو دیکھ کر ایک پہلو سے مسلمان کا دل مسرور ہے کہ خدا کی بات پوری ہوئی اور ارضِ فلسطین میں یہود کا اجتماع عمل میں آیا جو ایک دوسری پیشگوئی کے مطابق عارضی نوعیت کا ہے۔

اسی سورۂ اعراف کی آیت ۱۶۸ میں یہود پر وارد کی گئی ذلت اور محکومی کی تفصیل بیان کی گئی ہے کہ یہود کی سرکشیوں کے سبب بطور سزا خدا تعالیٰ نے ان پر ایسے جابر اور سخت گیر افراد کے مسلط رہنے کا فیصلہ فرمایا جو ان سے اذیت ناک سلوک کرتے رہیں گے۔ مگر ساتھ ہی فرمایا کہ یہ سلسلہ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ رہے گا۔ یہ الفاظ خاص طور پر قابلِ غور ہیں۔ یہ یوم القیٰمۃ کونسا ہے؟ اس کے لئے اسی آیتِ کریمہ کا آخری حصہ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ اس کی کلید ہے آیت کا یہ آخری حصہ دو تاکیدی جملوں پر مشتمل ہے۔ پھر ان دونوں جملوں کی اندرونی ترکیب اس طرح پر ہے کہ پہلے جملہ میں سریع العقاب کی جلالی صفت کے ساتھ دوسرے جملہ کے اندر رحمت کی دو صفات غفور اور رحیم کا ذکر ہے۔ یہ سب امور ایک نئے اور لطیف مضمون کو ظاہر کرتے اور اِلیٰ یوم القیٰمۃ کی تحدید و تخصیص کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس آیت کریمہ میں قیامت سے مراد معروف قیامتِ کبریٰ نہیں بلکہ یوم قیامت سے مراد مسیح موعود کی بعثت کا زمانہ ہے جیسا کہ کتبِ احادیث میں قربِ قیامت، ساعت اور قیامت کے الفاظ منقول ہوئے ہیں جہاں بعثتِ مسیح موعود کا زمانہ ہی مراد ہے۔

اس لئے سورۂ اعراف کی اس آیت کریمہ میں اس بات کو اشارۃ النص کے طور پر واضح کر دیا گیا ہے کہ یہود پر ذلت اور محکومی کا دور زمانۂ بعثتِ مسیح موعود تک چلتا چلا جائے گا اور جب مسیح موعود کی بعثت عمل میں آجائے گی تو حالات کا رُخ بدل جائے گا اور یہود کی ذلت اور محکومی کی صورت بدل کر ایک طرف عارضی طور پر ان کا ارضِ فلسطین میں اجتماع ہوگا اور ساتھ ہی ان کی حکومت بھی قائم ہو جائے گی۔ اور یہ سب عارضی نوعیت کا ہوگا کیونکہ ایک دوسرے وعید کے تحت یہود کی خطرناک تباہی اور بربادی بھی مقدر ہے جو اس کے بعد وقوع پذیر ہونے والی ہے۔ اور اس کا ذکر سورۂ انبیاء کے آخری رکوع میں آیا ہے اور مسلم شریف کی حدیث میں اس کی پوری تفصیل دی گئی ہے

اب میں قرآنِ کریم کی اس پیشگوئی کو لیتا ہوں جس کی رُو سے آخری زمانہ میں ارضِ فلسطین کے اندر یہود کا اجتماع بطور پیشگوئی بیان ہؤا ہے۔

سورۂ بنی اسرائیل کے آخری رکوع میں آیا ہے۔ وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا۔ یعنی فرعون کے ہلاک کرنے کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اس زمین میں رہو۔ پھر جب بعد میں آنے والی بات کے وعدہ کا وقت آئے گا تو اس وقت ہم تم سب کو اکٹھا کر کے لے آویں گے۔ بعض لوگ اس زمین سے مراد مصر لیتے ہیں اور بعد میں آنے والی بات کے وعدہ سے قیامتِ کبریٰ سمجھتے ہیں لیکن ان کی یہ دونوں باتیں درست نہیں۔ اس لئے کہ بنی اسرائیل کو کبھی مصر میں رہنے کا حکم نہیں ملا۔ بلکہ ارضِ مقدسہ فلسطین میں رہنے کا حکم ملا تھا۔ اور وہ وہیں رہے۔ اسی طرح وعد الاخرۃ سے مراد بھی قیامتِ کبریٰ نہیں کیونکہ اس قیامت کا تعلق ارضِ مقدسہ میں رہنے کے ساتھ کچھ بھی نہیں۔ صحیح معنے یہ ہیں کہ ارضِ مقدسہ میں رہنے کا ان کو حکم دیا گیا ہے اور پھر یہ کہہ کر کہ جب وعد الاخرۃ آئے گا تو ہم پھر تم کو اکٹھا کر کے لے آویں گے۔ اس میں اس بات کا اشارہ کیا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ تم کو یہ جگہ چھوڑنی پڑے گی۔ مگر وعد الاخرۃ کے وقت یعنی مسیح موعود کی بعثت کے وقت ہم تم کو پھر اکٹھا کر کے لے آویں گے۔ چنانچہ تفسیر فتح البیان میں لکھا ہے وعد الاخرۃ نزول عیسیٰ من السماء اسی سورۃ یعنی سورۂ بنی اسرائیل کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے یہود یوں کے متعلق دو زمانوں کا ذکر کیا ہے جن میں سے دوسرے زمانے کے متعلق فرماتا ہے فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا۔ یعنی جب وعد الاخرۃ آگیا تاکہ تمہاری شکلوں کو بگاڑ دیں اور جس طرح پہلی دفعہ مسجد میں داخل ہوئے تھے اس دفعہ بھی مسجد میں داخل ہوں اور جس چیز پر قبضہ پا دیں اسے ہلاک کر دیں۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وعد الاخرۃ سے مراد وہ زمانہ ہے جو مسیح علیہ السلام کے بعد یہود پر آئے گا جب ان کی نسبت دوسری بار تباہی کی بات پوری ہوگی چونکہ اس وعد الاخرۃ کے بعد بجائے جمع کئے جانے کے یہود کو پراگندہ کر دیا گیا تھا اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ دوسری جگہ وعد الاخرۃ سے مسیح کے نزولِ ثانی (یعنی مسیح موعود کی بعثت) کے بعد کا زمانہ مراد ہے اور جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا سے مراد یہود کا وہ اجتماع ہے جو جنگِ عظیم کے بعد سے شروع ہو کر ۱۹۴۸ء میں بنی اسرائیل نام کی مملکت کے قیام سے پایۂ تکمیل کو پہنچا —— یہ ایک ایسی زبردست پیشگوئی ہے جو اس زمانہ میں اس صفائی سے پوری ہوئی کہ ساری دنیا اس کی عینی شاہد ہے

(باقی)

—— زکوٰۃ ——

اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ گزشتہ مالی سال میں بعض احباب کے ذمہ زکوٰۃ کی ادائیگی باقی رہ گئی ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ جلد اپنی زکوٰۃ کی رقم مرکز میں ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

حقوقِ والدین

از عزیز ظہیر احمد خادم متعلم فضل ثالث مدرسہ احمدیہ قادیان

جوں جوں دنیا ترقی کرتی جا رہی ہے توں توں نسلِ انسانی کی ارتقا کا معیار بھی بلند ہوتا جا رہا ہے مگر آج کی اس تہذیب یافتہ دنیا کے بہت ہی کم لوگ ایسے ہوں گے جو حقیقی سُکھ اور چین کی زندگی بسر کر رہے ہوں۔ سُکھ سے مراد یہ نہیں کہ دولت کی افراط ہو، رہنے سہنے کے لئے بنگلہ فرنیچر موٹر کار نوکر چاکر مہیا ہوں اور بے فکری میں زندگی کے دن گزر رہے ہوں۔ بلکہ سُکھ سے مراد ذہنی و قلبی تسکین مسرت اور شادمانی ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ دولت کی فراوانی سے دنیا کا ہر عیش خریدا جا رہا ہے مگر کوئی نہ کوئی اندرونی خلش ایسی ضرور ہے جو انہیں ہمیشہ بے چین کئے رکھتی ہے۔ یا تو مختلف تفکرات نے ذہن کو دبوچ رکھا ہے یا [illegible] ناخلف اولاد ان کا سرمایہ حیات ہے۔ دریغ لُٹا رہی ہے اور ان کی سمٹی سمٹائی دولت طوائفوں کے کوٹھوں کی زینت بنتی جا رہی ہے۔ یہ کیفیت [illegible] اوسط درجے کے لوگوں میں بھی نظر آنے لگی ہے۔ اور تو اور غریب اور مفلسوں کے گھروں میں بھی آج روحانی مسرت کا کہیں پتہ نہیں لگتا۔ یہ سب کیوں؟

منجملہ دیگر وجوہات کے اس کی ایک بڑی وجہ ماں باپ کی غلط تربیت اور اولاد کا والدین کی جانب سے انحراف اور نافرمانی بھی ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن حکیم اور احادیث نبویہ نے بڑی شرح و بسط کے ساتھ ہدایات دی ہیں کاش ہم قرآن شریف کو سمجھیں اور اس پر عمل پیرا ہوں تا آج ہمارا ہر گھر سکھ اور چین کا گہوارہ بن جائے اور ہم روحانی مسرت سے ہمکنار ہوں۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں ارشاد فرماتا ہے کہ

تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ اپنے والدین سے اچھا سلوک کرو اگر ان دونوں پر یا کسی ایک پر تمہاری زندگی میں بڑھاپا آجائے تو ان کے کسی ناپسندیدہ طرزِ عمل پر اُف تک نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو بلکہ ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو۔ اور رحم کے جذبات کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کرو اور ان کے لئے دعا کرتے وقت کہا کرو کہ اے میرے رب ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔

(سورۂ بنی اسرائیل آیات ۲۴ تا ۲۶)

یہ ہے اللہ پاک کا قطعی حکم جس نے ان الفاظ میں توحید اور ربوبیت کے بعد ربوبیت صغریٰ یعنی والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔

قرآن کریم میں اور کئی جگہوں پر اللہ تعالیٰ نے والدین کی اطاعت کو ایسے ہی ضروری قرار دیا ہے جیسے اپنی عبادت کو۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی کئی جگہ والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری کے سلسلہ میں ان کی افضلیت کا ذکر فرمایا ہے جس سے وضاحت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ یہاں تک کہ ان کی خوشنودی کو دنیوی ضروریات کا کفیل تک قرار دیا ہے جو ہماری آنکھوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔

ایک جنگ میں جبکہ جہاد کا بازار گرم تھا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خوش خوش اپنے آپ کو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے پیش کر رہے تھے۔ شمعِ اسلام کے پروانے بے لوث قربانی اور اپنی جان و مال کی بازی لگانے کے لئے حضور صلعم کے گرد جمع ہو رہے تھے۔ اتنے میں ایک صحابی جوشِ جہاد میں بھاگے ہوئے حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپؐ نے ان کے اس شوق کو بہ نظرِ غور دیکھا اور فرمایا

کیا تمہاری والدہ موجود ہے؟

صحابی نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا جاؤ اوّل ان کی خدمت کرو۔ کیونکہ الجنّۃ تحت اقدام اُمّھاتکم۔ یہ تمہارے لئے جہاد سے افضل ہے۔ چنانچہ آپؐ نے ان کو گھر لوٹا دیا یہ وہ وقت تھا جبکہ دشمنانِ اسلام مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے پر تُلے ہوئے تھے اس نازک موقع پر بھی آپؐ نے ایک اسلام کے فدائی کو میدانِ جنگ میں جانے سے روک دیا۔ صرف بوڑھی ماں کی خدمت کے لئے۔ وہ جہاد جس سے بڑھ کر مسلمانوں کے لئے کوئی قربانگاہ نہیں اور جس جہاد میں مسلمانوں کے ایمان کا امتحان لیا جاتا ہے۔

ایک مرتبہ دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ مجھ پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا ماں کا۔ دوبارہ پوچھا گیا تو فرمایا ماں کا۔ سہ بارہ پوچھنے پر بھی فرمایا کہ ماں کا حق ہے اور جب چوتھی بار دریافت کیا گیا تو فرمایا باپ کا۔ اور اس کے بعد فرمایا دوسرے قرابت داروں کا درجہ بدرجہ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ بخاری مسلم)

مندرجہ بالا حدیث شریف سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ماں قرابت داروں سے نیز باپ سے بھی کئی گنا درجہ امتیاز رکھتی ہے کیونکہ یہ بموجب کلام پاک خود مذکورہ حدیث کی پشت پناہی کر رہا ہے حملتہ اُمّہ وھنًا علٰی وھنٍ۔ واقعی ماں کو اپنی اولاد کے لئے جن تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے شاید باپ کے خیال میں بھی نہ گزریں۔ جب ہم میں ہلنے جلنے کی طاقت نہ تھی۔ بالفاظِ دیگر ہماری حیثیت ایک گوشت کے لوتھڑے سے بڑھ کر نہ تھی اس کسمپرسی اور بے چارگی کی حالت میں کوئی تڑپ اٹھتا تھا تو وہ صرف ماں کا حساس دل تھا۔ اس نے ایک ننھی سی جان کی خاطر کیا کیا دکھ نہ سہے۔ کڑکڑاتے جاڑے چلچلاتی دھوپ، لُو کے جھلسا دینے والے تھپیڑے اپنے اوپر لئے ہمیں بچا بچا کر رکھا۔ اس کے احسانات بے پایاں ہیں۔ اس نے دودھ پلایا اس نے تربیت دی۔ اس نے بیماری میں تیمارداری کی۔ اس نے پڑھا لکھا کر انسان بنایا۔ غرض وہ بیک وقت ماں بھی تھی انّا بھی، مہربان طبیبہ بھی اور باکمال اُستانی بھی۔ جس کے اتنے احسانات ہوں اور جس کی اتنی نوازشیں ہوں اور جس نے ایک ننھی سی جان کی خاطر اتنی صعوبتیں جھیلی ہوں کیا وہ اس قابل نہیں کہ اس کی پرورش کو ربوبیتِ صغریٰ سے خطاب کیا جائے اور کیا وہ اس قابل نہیں کہ اس کے ہر حکم پر لبیک کہا جائے۔ اور کیا وہ یہ حیثیت نہیں رکھتی کہ اس کے ہر حکم کے سامنے آمنّا وصدّقنا کہا جائے۔ کیونکہ از روئے حدیثِ نبویؐ ماں باپ کی خوشنودی خدا اور رسول کی خوشنودی کے مترادف ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک لڑکا رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد نے میرا کچھ مال لے لیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اپنے باپ کو بُلا کر لاؤ۔ جب اس کا باپ بھی حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے فرمایا کہ کیا بات ہے تمہارا بیٹا تمہارے متعلق یہ شکایت کرتا ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ آپ اس سے دریافت فرمالیں کہ کیا اس کے مال کو میں نے سوائے اس کے کسی اور پر صرف کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں تمہارے دل میں اس وقت دوسری جو بات ہے وہ بیان کرو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طبیعت شناس فطرت نے اس شخص کے دل کی بات بھانپ لی۔ حضورؐ کے ارشاد کی تعمیل میں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس کی بہترین رنگ میں پرورش کرکے اتنا بڑا کیا ہے۔ میں نے اس سے بہت سی امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں لیکن اس نے ان تمام پر پانی پھیر دیا اور میرے حقِ پدری کا کوئی پاس نہ کیا۔ حضور صلعم نے اس لڑکے کا دامن پکڑ کر فرمایا

اَنْتَ وَمَالُکَ لِاَبِیْکَ

اللہ اللہ کیا ہی اعلیٰ مقام ہے والدین کا جو خدا اور اس کے رسول نے بیان فرمایا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہاں تک فرمایا ہے کہ ماں باپ کی خوشنودی کے لئے اپنی محبوب تک کو طلاق دینے میں تامل نہ کرو۔ اس سے بڑھ کر والدین کی اور کیا فضیلت اور بڑائی ہو سکتی ہے۔

اللہ پاک نے جو مدارج اور حقوق مقرر کر دئے ہیں نہ تو وہ کسی صورت میں ضائع کئے جا سکتے ہیں اور نہ کسی کے مٹائے مٹ سکتے ہیں۔ ماہرینِ نفسیات کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قدرت کا ہر وہ حکم جو اس نے اپنی مخلوق پر جاری کیا خلافِ فطرت و عقل نہیں ہے۔ لہٰذا قدرت نے جو درجہ والدین کو عطا کیا ہے وہ اتنا برمحل واقع ہوا کہ اس سے بڑھ کر یا کم ہو ہی نہیں سکتا۔ جن حقوق کو والدین اور اولاد کے مابین تقسیم کیا گیا ہے ان میں چون و چرا کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم اپنے والدین کی صحیح معنوں میں خدمت کرنے کی توفیق پائیں اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں

آمین

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز منیر احمد نے امسال ہائر سیکنڈری کا امتحان دیا ہے۔ عزیز موصوف کی نمایاں کامیابی کے لئے نیز اپنی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ سیدہ فرخندہ اختر جو بعارضہ [illegible] علیل ہے کی صحت و شفایابی کے لئے احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار سید انیس احمد سیکرٹری تحریک جدید جمشید پور

۲۔ خاکسار امسال ایم ایس سی سال اوّل کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے نمایاں کامیابی کے لئے درویشانِ کرام اور احباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کا ملتجی ہوں۔

خاکسار سید ظفر الدین احمد سونگڑہ۔ اڑیسہ

۳۔ خاکسار کی نسبتی بہن عزیزہ نسیمہ پروین اور دو بہنیں عزیزہ لطیفہ بیگم اور تسنیم بیگم [illegible] بی اے پری یونیورسٹی اور میٹرک کا امتحان دے رہی ہیں ہر سہ کی اعلیٰ نمبروں پر کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے

خاکسار منظور احمد سوز ناظر تعلیم قادیان

۴۔ مکرم برادرم محمد نور خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کلکتہ کے بعض عزیز اس وقت بنگلہ دیش میں ہیں ان کی خیریت دریافت کیے وہ پریشان ہیں۔ ان کی اس پریشانی کے ازالہ کے لئے احباب دعا فرمائیں

خاکسار نصیر احمد گجراتی قادیان

مختلف جماعتہائے احمدیہ میں یوم سیرت النبی صلعم کی تقاریب

جماعتِ احمدیہ کلکتہ

چونکہ مقررہ تاریخ کو تعطیل نہ تھی اس لئے قریبی اتوار یعنی ۳۰ ہجرت کو جلسہ سیرت النبی صلعم کا دن مقرر کیا گیا۔ محترم سیکرٹری صاحب تبلیغ نے جلسہ کے انعقاد کا اعلان مختلف اخبارات میں اشاعت کے لئے بھجوایا۔ چنانچہ اخبار سٹیٹسمین (Statesman) اور بعض دیگر اخبارات میں یہ اعلان شائع ہوا۔ علاوہ ازیں انفرادی رنگ میں دعوت ناموں کے ذریعہ بھی غیر از جماعت معززین کو جلسہ میں شرکت کے لئے مدعو کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر اور عورتوں کے لئے باپردہ نشست کا معقول انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ سے ایک دن پہلے مکرم قائد صاحب نے مکرم سیکرٹری صاحب وقارِ عمل کو اطلاع بھجوائی کہ تمام خدام کو بلوا کر فوری طور پر انجمن کی بلڈنگ باغیچہ، کمپاؤنڈ اور مسجد کی صفائی کے لئے ہنگامی وقارِ عمل منایا جائے اور اس کے لئے اتوار کی صبح کا وقت مقرر کیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ کئی مخلص خدام موقع پر پہنچ گئے۔ اور سب نے بڑی محنت اور اخلاص سے اس کام کو سرانجام دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مورخہ ۳۰ ہجرت کو حسب پروگرام نماز مغرب و فارغ کرنے کے بعد خاکسار کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی مکرم منیر احمد صاحب بانی کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ مکرم ناصر احمد صاحب بانی کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ نے بنگلہ زبان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عالمگیر مشن پر تقریر کی۔ تقریر کے اختتام پر خاکسار نے تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا کے ارشادِ ربانی کی روشنی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام پیش کیا۔ نزولِ رحمت میں حصہ یاب ہونے کے لئے ترغیب دلائی۔ بنگلہ تقریر کے بعد مکرم شہزادہ عالم صاحب نے بنگلہ زبان میں نعتیہ کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ مکرم محمد حنیف صاحب مالاباری نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور امنِ عالم کے موضوع پر اپنا انگریزی مقالہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم مظہر احمد صاحب بانی نے نظم پڑھی۔ آخری تقریر خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیضان کے عنوان پر کی جس میں خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتہائی اعلیٰ و ارفع مقام کی وضاحت کی۔ اس جلسہ کی آخری نظم مکرم نصیر احمد صاحب بانی نے دُرِّثمین فارسی سے پڑھ کر سنائی۔ تقریری پروگرام کے اختتام پر خاکسار نے حاضرین و سامعینِ جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور منگلہ دیش سے ہمارے معزز مہمانوں مکرم عطاالٰہی صاحب اور مکرمہ مختار بانو صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چٹاگانگ کی نومبائع ہمشیرہ صاحبہ کے لئے جو اپنے نازک اپریشن کے سلسلہ میں یہاں پی جی ہسپتال میں داخل ہیں دعا کی درخواست کی۔ تمام قارئین بدر سے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور استقامت بخشے گرمی کی شدت کے پیشِ نظر حاضرینِ جلسہ کے لئے کافی مقدار میں مکرم نعیم احمد صاحب بنگالی نے اپنی فیکٹری سے برف بھجوائی تھی جس سے ٹھنڈے پانی کا بافراط انتظام کیا گیا جزاہ اللہ احسن الجزاء

خاکسار حکیم محمد دین مبلغ کلکتہ۔

جماعتِ احمدیہ سرینگر

جماعتہائے احمدیہ کشمیر کے صدر صاحبان اور قائدین مجالس کا سالانہ کنونشن مورخہ ۲۷ اپریل کو بلایا گیا تھا۔ جس میں آسنور کوریل رشی نگر۔ کنی پورہ ۔ شورت ۔ یاڑی پورہ اور سرینگر کے صدر صاحبان اور قائدین نے شرکت فرمائی۔ مرکز کی ہدایت کے مطابق چونکہ یہی تاریخ جلسہ ہائے یوم سیرۃ النبی کے لئے مقرر تھی۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ کنونشن سے پہلے سیرۃ النبی صلعم کا اجلاس منعقد کیا جائے چنانچہ بعد نماز ظہر مکرم مولوی عبد الواحد صاحب صدر جماعت احمدیہ آسنور کی صدارت میں یہ اجلاس مکرم محمد یوسف ڈار آف آسنور کی تلاوتِ کلام پاک اور مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب عارف قائد مجلس خدام الاحمدیہ شورت کی نظم خوانی کے ساتھ آغاز پذیر ہوا۔ جس میں مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ کنی پورہ مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈار صدر جماعت احمدیہ شورت اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب مبلغ سرینگر نے سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مکرم عبد السلام صاحب گنائی نے نظم پڑھی ۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ ختم ہوا جلسہ کے اختتام پر حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

خاکسار حمید الدین شمس مبلغ کشمیر

جماعتِ احمدیہ شیموگہ (میسور)

۲۷ شہادت (اپریل) بروز جمعرات احمدیہ مسجد میں بعد نماز عشاء جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا گیا جس کی صدارت جماعت احمدیہ کے صدر مکرم اخویم سید مدار صاحب نے کی۔ تلاوت قرآنِ کریم مکرم جعفر صادق صاحب نے کی اور نعت مکرم نصر اللہ شریف صاحب نے پڑھی صدرِ محترم نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ مکرم سید خلیل احمد صاحب نے کامل انسان کے عنوان پر اور مکرم سید عطاء الرحمٰن صاحب نے آنحضرت صلعم کی قوتِ قدسی کے عنوان پر روشنی ڈالی۔ ناصرات الاحمدیہ نے آنحضرت صلعم کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا۔ مکرم جعفر صادق صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق آنحضرت صلعم سے" کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرم خضر محمود صاحب نے آنحضرت صلعم کی سیرت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ عزیزم شمس الدین مبارک نے نظم پڑھی۔ آخری تقریر خاکسار کی ہوئی جس میں خاکسار نے آنحضرت صلعم کی پیدائش سے لیکر وفات تک کے حالات بیان کئے اور آپؐ کے اخلاقِ فاضلہ بیان کئے۔

آخر میں صدرِ محترم نے احباب کو آنحضرت صلعم کا پاک نمونہ اپنانے کی تلقین کی۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔ حاضرین کی تواضع شربت اور شیرینی سے کی گئی۔ خاکسار فیض احمد مبلغ شموگہ

جماعتِ احمدیہ سکندرآباد

مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۷۲ء بعد نماز مغرب جناب سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سکندرآباد و سیرت النبی صلعم کا جلسہ منعقد ہوا۔ سب سے پہلے مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب نے تلاوت قرآنِ پاک کی۔ بعدہٗ مکرم محمد صادق صاحب آف حیدرآباد نے نظم پڑھی اس کے بعد محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانی کے موضوع پر ۔ مکرم مولوی محمد ولی الدین صاحب اور مکرم مولوی عبد الحی صاحب فضل مبلغ انچارج آندھرا پردیش نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کے موضوع پر تقریریں کیں آخر میں صدر مجلس نے جماعت کو بعض تبلیغی نصائح فرمائیں اور مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد جلسہ برخاست ہوا مردوں کے علاوہ عورتیں بھی اس جلسہ میں شریک تھیں۔

خاکسار بشیر الدین الہ دین سیکرٹری تبلیغ و تعلیم

جماعتِ احمدیہ ارکھ پٹنہ ۔ اڑیسہ

مورخہ ۲۷ اپریل کو مسجد احمدیہ ارکھ پٹنہ میں بعد نماز مغرب زیرِ صدارت جناب منشی جبرائیل خاں صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا تلاوت قرآن مجید عزیزم میاں عبد الباری نے کی اور نظم عزیزم میاں اسرائیل محمد نے سنائی۔ ازاں بعد عزیزم شجاع الدین خاں ۔ عزیزم بشیر الدین اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک اڑیہ نظم مکرم منشی عبد الحکیم صاحب نے سنائی۔ پونے گیارہ بجے شب جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا

خاکسار سید مبشر الدین احمد معلم وقفِ جدید

جماعتِ احمدیہ امروہہ

جماعتِ احمدیہ امروہہ کے زیرِ اہتمام مورخہ ۲۷ اپریل ۹ بجے شب جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عبد المجید صاحب نے کی۔ عزیز ظہیر احمد اور عزیز محبوب احمد نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔ مکرم مولوی ضمیر احمد صاحب معلم وقفِ جدید نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مکرم مبارک احمد صاحب، اور مکرم ارشاد احمد صاحب نے نظمیں پڑھیں ۔ آخر میں پھر مولوی ضمیر احمد صاحب نے تقریر کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اقتباسات سنائے سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ رات گیارہ بجے دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار محمد راشد سیکرٹری تبلیغ امروہہ

جماعتِ احمدیہ یادگیر

مورخہ ۲۸ اپریل بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں زیرِ صدارت مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد ہوا۔ مکرم محمد زکریا صاحب آتو کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم ولی الدین خاں صاحب کی نظم کے بعد مکرم حکیم عبد العلی صاحب نے آنحضرت صلعم کی مدنی زندگی کے موضوع پر مکرم رحمت اللہ صاحب غوری نے "آنحضرت صلعم کا غیروں سے سلوک" کے موضوع پر تقاریر کیں خاکسار نے آنحضرت صلعم کے پاکیزہ اخلاق کے موضوع پر تقریر کی۔ عزیز حمید احمد غوری نے نظم پڑھی۔ آخری تقریر مکرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری نے نبیؐ اسلام کے نزدیک عورتوں کا مقام کے موضوع پر کی۔ آخر میں صدر صاحب نے مناسب موقع اختتامی خطاب کیا۔ بعد دعا پونے دس بجے جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار عبد العلیم مبلغ یادگیر

جماعتِ احمدیہ پینکال

مورخہ ۲۷ شہادت کو نماز مغرب کے بعد خاکسار کی زیرِ صدارت جلسہ سیرت النبی صلعم کی کارروائی شروع ہوئی مکرم غنی خاں صاحب نے تلاوتِ قرآن کریم کی۔ اور مکرم محمد مینہ صاحب و مکرم شیخ عثمان صاحب کی نظموں کے بعد مکرم

جمعہ خاں صاحب سیکرٹری مال، مکرم محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ رات نو بجے جلسہ ختم ہوا

خاکسار محمد فرقان علی صدر جماعت پنکالی

جماعت احمدیہ کوریل۔ کشمیر

مورخہ ۲۷ اپریل بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کوریل میں زیر صدارت محترم مولوی نور احمد صاحب فاضل جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب کی نظم کے بعد مکرم غلام احمد صاحب نائیک نے تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم محمد رمضان صاحب معلم نے سیرت پاک نبی کریم صلعم پر تقریر کی۔ بعدہٗ صدارتی تقریر مکرم مولوی نور احمد صاحب فاضل نے کی۔ اور یہ مبارک تقریب ختم ہوئی

خاکسار عبدالمجید ٹیچر

لجنہ اماء اللہ شیموگہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ شیموگہ کو بھی یوم سیرۃ النبی صلعم منانے کی توفیق ملی۔ مورخہ ۷ مئی کو مکرم عبدالجلیل صاحب مرحوم کے مکان پر جلسہ کی کارروائی ٹھیک چار بجے سے شروع ہوئی خاکسار کی تلاوت و نظم کے بعد محترمہ وسیم النساء صاحبہ نے درود شریف کی اہمیت کے موضوع پر مضمون پڑھا۔ صبیحہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی عزیزہ بیگم صاحبہ نے سیرت نبویؐ کے چند مشہور واقعات اخبار بدر سے پڑھ کر سنائے۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ محترمہ حشمت النساء صاحبہ نے تقریر کی محترمہ بی بی جان صاحبہ نے نظم پڑھی۔ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ نے آپؐ کے اخلاق فاضلہ سے متعلق مضمون پڑھا۔ محترمہ عاقلہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی خاکسارہ نے سیرۃ طیبہ پر روشنی ڈالی۔ محترمہ بیگم بی صاحبہ کی نظم ہوئی۔ عزیزہ بدر النساء نے زیر عنوان "ہمارا اسلام" مختصر سی تقریر کی۔ بعدہٗ سلام پڑھا گیا۔ دعا کے بعد یہ مبارک تقریب چھ بجے اختتام پذیر ہوئی۔ سب کی شیرینی اور چائے سے تواضع کی گئی جس کا انتظام اہل خانہ نے کیا تھا۔ جزاھم اللہ۔

خاکسار خورشیدہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شیموگہ

جماعت احمدیہ تا نگرام بنگال

زیر صدارت مکرم ماسٹر محبوب الحق صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مورخہ ۲۷ اپریل بروز جمعرات جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم ماسٹر محبوب الحق صاحب نے کی۔ اور خاکسار نے درثمین سے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد مکرم ماسٹر محبوب الحق صاحب مکرم غلام نبی صاحب۔ مکرم مسلم حسین صاحب، و خاکسار عبدالمطلب نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا

کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ اجلاس میں غیر مسلم اور غیر احمدی احباب بھی موجود تھے۔

خاکسار عبدالمطلب مبلغ تانگرام

جماعت احمدیہ بھدرواہ کشمیر

مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۷۲ء جلسہ سیرۃ النبی زیر صدارت خاکسار منعقد ہوا۔ ماسٹر رحمت اللہ صاحب نے تلاوت کی اور مکرم عبدالحق صاحب مشتاق کی نظم کے بعد مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب نے آنحضرت صلعم کی سیرۃ کے موضوع پر۔ مکرم ماسٹر عبدالحق صاحب مشتاق نے حیات النبیؐ کے چند پہلوؤں پر اور خاکسار نے رسول مقبول صلعم کی شان اور فضیلت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا

خاکسار عبدالرحیم مبلغ بھدرواہ

جماعت احمدیہ جمشید پور (بہار)

خاکسار کی زیر صدارت مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۲ء کو جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا گیا۔ چونکہ اس سے قبل جلسہ یوم مسیح موعودؑ نہیں ہو سکا تھا اس لئے تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم محمد سلیمان صاحب نے پہلے سیرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر چند باتیں بیان کیں اس کے بعد مکرم میاں ناصر احمد صاحب سیکرٹری مال نے بعثت مسیح موعودؑ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعدہٗ مکرم محمد احمد صاحب نے سیرت نبوی کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ آخر میں خاکسار نے سیرت مسیح موعود نیز سیرت النبی صلعم کے موضوعات پر مختصر سی تقریر کی۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار سید حمید الدین صدر جماعت جمشید پور

دعائے مغفرت

افسوس کہ خاکسار کی والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ تک فریش رہنے کے بعد مورخہ ۲۳ شہادت (اپریل) بروز اتوار بمقام کنی پورہ (کشمیر) انتقال فرما کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ عبادت گزار، دعاگو۔ انتہائی صابرہ و شاکرہ اور بہت سے اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں والدہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں

خاکسار محمد یوسف بٹ متعلم الصف الثالث مدرسہ احمدیہ

درخواست دعا

خاکسار کے منجھلے بیٹے عزیز شاہ ناصر احمد اسامل بی اے آنرز کا امتحان دے رہے ہیں عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان دین اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار اہلیہ شاہ شکیل احمد گیا (بہار)

ایک گزارش

ہمارا نیا مالی سال یکم مئی ۱۹۷۲ء سے شروع ہو چکا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ہماری جماعت کے دوست اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے قربانیوں کی توفیق پا رہے ہیں اور یہ ہماری جماعت کا ایک امتیازی نشان ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے دین کی خدمت کے لئے چن لیا ہے اور ساتھ ہی اسلام کے لئے حقیقی درد اور جذبۂ قربانی عطا فرمایا ہے۔ اس سعادت کے پانے پر ہم اپنے آپ کو جتنا زیادہ خوش قسمت سمجھیں کم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ پانے کے لئے کروڑوں مسلمان دعائیں کرتے اس جہانِ فانی سے گزر گئے۔ یہ خوش بختی ہمارے مقدر میں تھی۔ الحمد للہ

عمرِ ناپائدار کا جب ایک سال ختم ہو کر نیا سال شروع ہوتا ہے تو وہ اپنے ساتھ نئی امنگیں اور نئے ولولے لاتا ہے اور ایسے موقع پر الٰہی جماعتیں ایک نئے جوش کے ساتھ اپنے آپ کو قربانی اور ایثار کے لئے آمادہ کرتی ہیں۔ چنانچہ یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل اور احسان ہے کہ ہماری جماعت کے مخلصین ایک سال میں سے کامیابی سے گزر کر نئے سال میں قدم رکھتے ہیں۔ اور ہر نئے سال میں پہلے سے بڑھ کر قربانی کا معیار قائم کرتے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔ اور اس طرح ہر نیا دن ایک نئی خوشخبری لے کر ان پر طلوع ہوتا ہے۔ الحمد للہ

یہ امر موجب مسرت و اطمینان ہے کہ ہمارا آمد کا بجٹ خدا کے فضل سے ہر سال بڑھ رہا ہے۔ اور ہمارا ہر قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ جماعت اپنی تعداد کے لحاظ سے بڑھ رہی ہے اور قربانی کا معیار بلند ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جس سے ہم یہ نتیجہ آسانی کے ساتھ نکال سکتے ہیں کہ ہماری قربانیاں بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو رہی ہیں۔ اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ **درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے** اور احمدیت کے درخت کی شاخیں چونکہ اکنافِ عالم میں پھیل کر بے شمار پھل لا رہی ہیں اس لئے ہمیں مطمئن ہو کر بارگاہِ الٰہی میں اپنی جبینِ نیاز جھکائے رکھنی چاہیں کہ بہترین نتائج ہماری قربانیوں کے پیچھے پیچھے بھاگتے آ رہے ہیں۔ اور خدا کی تائید و نصرت ہر وقت آسمان سے اتر رہی ہے۔

پس بہت ہی خوش قسمت ہیں ہماری جماعت کے دوست جنہیں مادیت کے اس زمانے میں محض خدا کی خاطر قربانی کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اور دعا ہے کہ اسی طرح ملتی چلی جائے "تا آنکہ ہم اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اسلام کے روحانی غلبہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔

سیکرٹریانِ مال سے درخواست ہے کہ وہ ایک مرتب پروگرام کے ماتحت ہر ماہ ہر دوست کے پاس پہنچ کر چندے وصول کریں۔ کیونکہ آج کے زمانہ میں ضروریات اتنی بڑھی ہوئی ہیں کہ اگر آپ کی طرف سے وصولی چندہ میں تاخیر ہو جائے تو چندہ دہندگان کو یہ عذر کرنے کا موقع مل جائے گا کہ رقم دوسرے مصرف میں آ گئی ہے

چندہ دینے والے احباب سے درخواست ہے کہ آپ باقاعدگی کے ساتھ ہر ماہ اپنا چندہ سیکرٹری مال کو ادا فرما دیں۔ اگر آپ نے ایک ماہ سستی کر دی تو اگلا مہینہ آپ کے لئے مشکل پیدا کر دے گا۔ اور آپ خدانخواستہ بقایا دار ہو جائیں گے

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور اپنی حفظ و اماں میں رکھے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

دعائے مغفرت

خاکسار کے برادرِ نسبتی عبدالحیٔ صاحب امینی بریڈ فورڈ (انگلستان) میں مع اہل و عیال رہتے تھے۔ اپریل میں وہ اپنے عزیز و اقارب سے ملنے پاکستان آئے تھے۔ مگر مجھے جنوبی ہند کے تبلیغی دورہ میں یہ اطلاع ملی کہ وہ پاکستان میں کار کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کے اہل و عیال پاکستان میں ہی ہیں۔ میری خوشدامن صاحبہ ۸۰ سال سے زاید عمر کی ہیں افرادِ خاندان کے لئے مرحوم کی وفات کا صدمہ بہت بھاری ہے احباب کرام دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ افرادِ خاندان ایسے پھیلے ہوئے ہیں کہ ایک دوسرے کی خوشی اور غم میں بھی شریک نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ باہمی ملاقات کے سامان بھی پیدا فرمائے۔ آمین

خاکسار شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

الحق بلڈنگ ۱۷۔ کلب بیک روڈ۔ بمبئی ۸

کاسرگوڑ میں احمدیہ انٹرنیشنل نمائش بقیہ صفحہ اوّل

شہر میں بھی اس کا کافی چرچا تھا اور لوگ بہت ہی اچھے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔

نمائش کی ایک جھلک

اس موقعہ پر اختصار سے نمائش کے بارے میں لکھنا باعثِ دلچسپی ہوگا۔ اس کی ترتیب کچھ اس طرح سے تھی :-

سب سے پہلے اسلام کی فضیلت اور اس کے بلند مقام کے بارے میں قرآنِ کریم اور احادیث کے ارشادات بتائے گئے تھے۔ اس کے بعد مسلمانوں کے تنزّل اور انحطاط کی پیشگوئی اور اس کا نقشہ کھینچا گیا۔ پھر اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی آمد کے بارے میں پیشگوئیاں۔ حضرت احمد علیہ السلام کی آمد اور آپؑ کے دعوے۔ آپؑ کی تعلیمات اور آپ کے ذریعہ دُنیا میں پیدا شدہ رُوحانی انقلاب کے نقوش نہایت قرینے سے رکھے گئے تھے۔

اس کے بعد نمائش کا دوسرا حصّہ شروع ہوتا ہے جس میں قرآن کریم میں آخری زمانہ کی جو علامات بتائی گئی ہیں جو دراصل امام مہدی کی آمد کے وقت کی علامات ہیں تصویری زبان میں مختلف چارٹوں میں بتائی گئی ہیں۔

ان علامات میں سے دجّال اور یاجوج ماجوج اور ان کی علامات اور اُن کے ظہور کو نمایاں رنگ میں بتایا گیا تھا۔ مثلاً دجّال کی ایک علامت حدیثوں میں یہ بتائی گئی تھی کہ اُس کی ایک آنکھ ہوگی۔ اس کے ظہور کے طور پر Telescopic mirrors, Television Camera اور Radio Telescope وغیرہ جدید ایجادات کی بڑی بڑی تصاویر کو پیش کیا گیا۔ مُردوں کو زندہ کرنے کی علامت کے ظہور کے طور پر جدید آلات کے ذریعہ نئے نئے قسم کے علاج معالجات تصویروں میں بتائے گئے۔ دجّال کے گدھے کی جو علامات بتائی گئی ہیں اُن کے ظہور کے طور پر نئی نئی اور تیز رفتار سواریاں اور ان کی بہتات، اسی طرح اناج کے پہاڑ وغیرہ نہایت دلچسپ اور پُر از معلومات انداز میں ترتیب دیئے گئے تھے۔

آگ سے کام لینے والے یاجوج ماجوج کے بارے میں تصاویر کے ذریعہ تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ یہ لوگ کس کس طرح اور کن کن ذرائع سے آگ سے کام لیتے ہیں۔ اور امریکہ روس وغیرہ طاقتوں پر کس طرح یہ پیشگوئی صد فیصد چسپاں ہوتی ہے۔

قرآنِ کریم میں یاجوج ماجوج کی تیز رفتاری اس طرح بتائی گئی ہے کہ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ۔ یعنی اُونچی نیچی جگہوں سے نہایت تیز اور برق رفتاری سے آئیں گے۔ اس علامت کے ظہور کے طور پر مختلف تیز رفتار بحری۔ برّی اور ہوائی سواریوں کی بڑی بڑی تصاویر بتائی گئی ہیں۔ ایک علامت یہ بھی تھی کہ یاجوج ماجوج زمین کو فتح کرنے کے بعد آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ اس کے ظہور کے طور پر راکٹ۔ سپوٹنک۔ مصنوعی سیارے اپولو وغیرہ کی بڑی بڑی تصاویر اور ساتھ ساتھ اُن کی تشریح چسپاں کی گئی تھی۔

اس کے علاوہ سورۃ الرحمٰن سورۃ التکویر اور احادیث میں آخری زمانہ کی جتنی بھی علامات بتائی گئی تھیں موجودہ زمانہ کی مختلف سائنسی ایجادات انکشافات اور آلات کی تصاویر کے ذریعہ اُن کے ظہور کو نہایت دلچسپ انداز میں ترتیب دیا گیا تھا۔ جو سب کے لئے ازدیادِ علم اور ازدیادِ ایمان کا باعث ہوا۔ اس کے بعد نمائش کا تیسرا حصّہ شروع ہوتا ہے۔ اس میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی صداقت کے طور پر آپ کی مختلف پیشگوئیاں اور اُن کا ظہور بتلایا گیا ہے۔

مثلاً زلزلوں کی پیشگوئی جلی حروف میں تحریر کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے دعوے سے لیکر آج تک جتنے بڑے بڑے اور تباہ کن اور خطرناک زلزلے آئے ہیں ان کی فہرست کے ساتھ ساتھ بڑی بڑی دل ہلا دینے والی اور لرزہ خیز تصاویر کے ذریعہ ان زلزلوں کی تباہ کاریاں بتائی گئی ہیں۔

اس کے بعد جنگِ عظیم کی پیشگوئیاں ہیں۔ اُن کے ظہور کے طور پر دونوں عظیم جنگوں کے خوفناک نظارے۔ بمباری اور ان کے نتائج ہیروشیما اور ناگاساکی کی تباہ کاریاں وغیرہ کی عمدہ تصاویر چسپاں کی گئی تھیں۔

حدیثِ نبویؐ "یکسر الصّلیب" کے ثبوت کے طور پر صلیب سے حضرت مسیح کا بچنا۔ صلیب سے اُتارتے وقت آپ کے جسم پر لپیٹی گئی چادر میں چسپاں آپ کا عکس۔ قبرِ مسیح کی بڑی تصویر۔ حضرت مسیح کے بوڑھاپے کی تین تصاویر سب کی خصوصی توجّہ کی مرکز بنیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی پیشگوئی "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" کا ظہور نہایت عظیم الشان اور فخر یہ انداز میں ترتیب دیا گیا تھا۔

افریقی اور مغربی ممالک میں غیر مذاہب میں سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے والی ہزاروں سعید رُوحوں کی اجتماعی وانفرادی تصاویر کے علاوہ انگلینڈ۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ جرمنی۔ ڈنمارک۔ امریکہ۔ عرب۔ مغربی افریقہ سیرالیون۔ آئیوری کوسٹ۔ مشرقی افریقہ۔ لائیبیریا۔ ٹاگولینڈ۔ گیمبیا۔ مارشیس۔ انڈونیشیا۔ برما۔ سنگاپور۔ بورنیو۔ اور ملایا کی احمدیہ مساجد۔ دیار التبلیغ۔ اور دیگر تبلیغی سرگرمیوں کی تصاویر نہایت دلچسپ انداز میں ترتیب دی گئی ہیں۔

اس کے بعد سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مغربی ممالک اور مغربی افریقہ میں کئے گئے کامیاب سفروں کی تصاویر ہر ایک کے لئے دلچسپی کا باعث بنیں۔ یہ تمام تصاویر۔ چارٹ۔ تختے وغیرہ نمائش ہال کی پہلی منزل پر ترتیب دیئے گئے تھے۔ دوسری منزل پر مختلف غیر ممالک سے مختلف زبانوں میں شائع ہونے والے اخبار و رسائل اور دیگر کتب خاص کر قرآن کریم کے مختلف تراجم قرینے سے رکھے گئے تھے۔ اِس نمائش کی ترتیب اور اس کی مختلف تصاویر کا جمع کرنا وغیرہ جماعت احمدیہ کالیکٹ کے بعض مستعد خدام کی عرق ریزی کا نتیجہ ہے۔ اس کے لئے انہوں نے مختلف سفارت خانوں سے ربط رکھا تھا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ایک ایسے مقام پر جہاں ایک احمدی بھی نہیں اور لوگوں کو احمدیت کے بارے میں صحیح تعارف حاصل نہیں تھا۔ اِس نمائش کا انعقاد اور اس میں لوگوں کی دلچسپی اور اس کی عظیم الشان کامیابی ہم احمدیوں کے لئے نہایت رُوحانی سکون اور اطمینانِ قلب کا باعث بنی۔

یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ جماعت احمدیہ کا تعارف اور اس کی سرگرمیاں اور اقوامِ عالم میں کی جانے والی تبلیغی جد وجہد کے بارے میں اور اسی طرح اِس نمائش کے متعلق Tape Recorder کی مدد سے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ مسلسل اعلانات اس انداز میں کئے جا رہے تھے کہ لوگوں کے دل خود بخود اِس نمائش کی طرف مائل ہو رہے تھے۔

اس نمائش کی ترتیب اور دیگر مساعی کے لئے مکرم اے۔ کیو۔ مسلم صاحب کی زیرِ قیادت جماعت احمدیہ کالیکٹ کے خدام ہم سب کے شکریہ اور دلی دُعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور اُن کے اخلاص اور جذبۂ تبلیغ میں برکت دے۔ نیز اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں تبلیغِ احمدیت کا ایک نیا باب کھول دے اور سعید رُوحوں کو حق شناسی کی توفیق دے آمین۔

اداریہ بقیہ صفحہ (۲)

اسلام کا خاصہ ہے کہ جس قدر اُسے دبایا جائے گا اُسی قدر نئی اور اُونچی شان کے ساتھ اُبھرے گا مگر اس کے لئے بڑے صبر اور ثبات کی ضرورت ہے۔ اور اسلام کے لئے بڑی سے بڑی قربانیاں دینے اور سخت محنت اور جانفشانی درکار ہے۔ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ۔ کے مضمون کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں پر ابتلائی دور ہے۔ اس دور کو صبر وثبات سے گزارنا بہت بڑا کام ہے۔ اور یہ ساری مشکل بالکل آسان ہو جاتی ہے، جب مسلمان امام مہدی کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں" الإمام جُنّة يُقاتَل من ورائه۔" کہ امام ایسی ڈھال ہوتا ہے جس کی اوٹ میں رہ کر کامیاب مقابلہ ہو سکتا ہے۔ پس موجودہ وقت میں مخالفین کے حملوں سے بچاؤ کی واحد صورت امام مہدی کی ڈھال ہے اور دشمن پر مکمل اور نمایاں فتح بھی اسی مبارک وجود کے ساتھ مل کر عملی جد وجہد میں حصّہ لینے کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس لئے نہ تو امام مہدی کے وجود سے استغناء ممکن ہے۔ اور نہ ہی فی زمانہ اس کے بغیر دُوسرے مسلمان اسلام کو سر بلند اور غالب کر سکتے ہیں ——!!

امام مہدی نے ضرور آنا تھا اور وہ آ گئے۔ مبارک ہے وہ جو اسے شناخت کرے۔ اور اس کے زُمرہ میں شامل ہو کر اسلام کے رُوحانی غلبہ کے لئے کام کرے ——!!

وَبِاللهِ التَّوفِيق ؛

اعلانِ نکاح

آل کیرلا احمدیہ کانفرنس موگرال کے موقع پر مورخہ ۱۶ر اپریل ۱۹۷۲ء کو مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ نے عزیزم یو منصور احمد صاحب ابن ای عبد الرحمٰن صاحب کٹی مرحوم ساکن کوڈالی کا نکاح ہمراہ عزیزہ اسے۔ پی زکیہ بنت پی حبیب احمد صاحب سیکرٹری امورِ عامہ پینگاڈی بعوض پندرہ صد /۱۵۰۰ روپیہ مہر پڑھا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے مبارک کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

خاکسار: سی مبارک احمد سیکرٹری امورِ عامہ کوڈالی ضلع کینانور (کیرلہ)

۲۷ ہجرت (مئی) ـــــ یومِ خلافت

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۷ ہجرت ۱۳۵۱ ہش بروز ہفتہ بمطابق ۲۷ مئی ۱۹۷۲ء یومِ خلافت ہے اس دن کو پورے اہتمام اور جماعتی روایات کے مطابق منایا جائے۔ یہ دن جماعتِ احمدیہ کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ خلافت کا قیام ہی جماعت کی دائمی اور ابدی بقاء کا واحد ذمّہ دار ہے۔ یہی وہ مضبوط ہاتھ ہے جس کے سایہ تلے ابد الآباد تک جماعتِ احمدیہ اسلام کے جھنڈے کو سر بلند رکھ سکتی ہے۔ لہٰذا جماعت کے اندر خلافت کی اہمیت اور ضرورت کو عمدہ رنگ میں پیش کیا جائے اور احبابِ جماعت کے ذہن نشین کرایا جائے۔ خلافت کے قیام کو قائم و دائم رکھنے کے لئے عہد دُہرایا جائے

اس دن پبلک جلسے کئے جائیں۔ اپنوں اور غیروں کو شرکت کی دعوت دی جائے۔ موقع کے مناسب حال مضامین رکھے جائیں۔ مثلاً خلافت کی اہمیت و ضرورت۔ عدمِ خلافت کے نقصانات۔ خلیفہ خود خدا تعالیٰ بناتا ہے۔ خلافت از رُوئے قرآن کریم۔ خلافت از رُوئے احادیث شریف۔ برکاتِ خلافت منصب خلافت۔ خلافت اور جمہوریت۔ خلافت اور بادشاہت۔ خلافت اور ڈکٹیٹرشپ میں فرق۔ خلافتِ راشدہ اور خلافتِ احمدیہ وغیرہ

جلسوں کے اختتام پر رپورٹیں جلد مرکز میں روانہ کریں۔ تاکہ اخبار بدر میں بر وقت شائع کی جا سکیں۔

ناظرِ دعوۃ و تبلیغ قادیان

درویش فنڈ

وہ خوش قسمت احباب جنہوں نے اپنے محبوب آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قدردانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ اپنے درویش بھائیوں کی مدد فرمائی ہے اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت دے آمین۔

درویش فنڈ کی تحریک تمام جماعتوں کو تعداد کے لحاظ سے اس ترمیم کے ساتھ گزشتہ سال بھجوائی جاچکی ہے کہ اہلِ ثروت احباب کے علاوہ باقی دوست بھی صرف ۱۲/- روپے سالانہ ادا کرکے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس مقدس تحریک میں شامل ہوسکتے ہیں۔

امید ہے کہ احبابِ جماعت جنہوں نے اس بابرکت تحریک میں حصّہ لیا ہے اور مرکز میں اپنے وعدہ جات بھجوائے ہیں اُن کی ادائیگی کے لئے جلد توجہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احبابِ جماعت کو بڑھ چڑھ کر مالی قربانیوں میں حصّہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین ؛

ناظرِ بیت المال آمد قادیان

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعتِ وصیت سے ایک ماہ کے اندر اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو اطلاع دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۸۳۱ - منکہ بشیرن بی بی۔ بیوہ صفدر خان مرحوم قوم پٹھان۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ساٹھ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن کیرنگ۔ ڈاکخانہ کیرنگ۔ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۶-۷۱ حسبِ ذیل وصیت کرتی ہوں:-

اس وقت میری غیر منقولہ جائداد زرعی زمین دو بیگھا جس کی قیمت اندازاً موجودہ نرخ کے حساب سے ڈھائی ہزار روپے (۲۵۰۰/-) ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ پانچ تولہ سونا جس کی قیمت ہزار روپے اور چاندی پچاس تولہ جس کی موجودہ قیمت دو سو روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ ایسی اور کوئی جائداد نہیں اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ وصیت کی رقم اپنی زندگی میں داخلِ خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ⬭ نشان انگوٹھا بشیرن بی بی۔ الراقم گواہ شد خاکسار بدر الدین احمد ابن حضرت مولوی سید اختر الدین احمد صاحب رضؓ، انسپکٹر وقفِ جدید قادیان، زیل کیرنگ موصی ۵۳۴۳ ۱۵/۶/۷۱۔ گواہ شد جبار الحق خان ابن بشیرن بی بی۔

وصیت نمبر ۱۳۸۳۲ - منکہ عبدالمجید وہرہ ولد میاں مولا بخش مرحوم۔ قوم شیخ۔ پیشہ تجارت عمر ساٹھ سال۔ تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۶۲ء ساکن ۱۰ بلائی دت اسٹریٹ کلکتہ ۱۲ ڈاکخانہ کلکتہ۔ ضلع کلکتہ۔ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۸-۷۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:- میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد ۵۰۰/- روپے ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصّہ داخلِ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۱۵-۸-۷۱/۵

العبد موصی عبد المجید وہرہ احمدی۔ گواہ شد خاکسار حکیم محمد دین عفی عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۲۰۵ نیو پارک اسٹریٹ کلکتہ ۱۷۔ گواہ شد محمد شمس الدین ۱۵ نیو تیگرو روڈ کلکتہ ۴۶ وصیت ۷۲۶۲ ۱۵-۸-۷۱/۵

وصیت نمبر ۱۳۸۳۴ - منکہ رفعت پروین بنت عبد المجید وہرہ قوم شیخ۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۱۵ سال۔ تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۶۲ء (پیدائشی احمدی) ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ۔ ضلع کلکتہ۔ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۸-۷۱/۵ حسبِ ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد صرف جیب خرچ ہے جو ماہانہ دس روپے مجھے اپنے والدِ محترم سے ملتا ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصّہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم تاریخ ۵ اگست ۱۹۷۱ء۔ الامۃ موصیہ رفعت پروین۔
گواہ شد عبد المجید وہرہ احمدی والد موصیہ ۱۵/۸
گواہ شد خاکسار حکیم محمد دین عفی عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱۵-۸-۷۱

منظوری انتخاب عہدیداران
جماعتِ احمدیہ بھوبنیشور (اڑیسہ)

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعت احمدیہ بھوبنیشور (اڑیسہ) کی منظوری مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء تک تین سال کیلئے دیجاتی ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین

ناظرِ اعلیٰ قادیان

(۱) مکرم سید عبد السلام صاحب — صدر جماعت احمدیہ
(۲) ؍ سید عبد القیوم صاحب — سیکرٹری مال و تحریکات۔
(۳) ؍ مولوی غلام احمد صاحب مجید — سیکرٹری تبلیغ
(۴) ؍ مولوی سید محمد سرور صاحب بی۔ اے — سیکرٹری امور عامہ و ضیافت

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے، ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزے دستیاب ہوسکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ "AUTOCENTRE"

فون نمبرز 23-1652 / 23-5222